प्रो:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
# TAMIR -E- SIASAT
# تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM (Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 Tameerurdu@gmail.com نائب مدیر: قاضی مجیب الرحمن ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 Vol:08 / Issue : 264 Wednesday 01st October 2025 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۲۶۴ ، مورخہ، یکم / اکتوبر ۲۰۲۵ء، بروز بدھ، ۸ / ربیع الآخر ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ / روپے، صفحات: ۴

# سیلاب متاثرین کے ساتھ حکومت مضبوطی سے کھڑی ہے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس

## خشک سالی جیسی تمام رعایتیں ملیں گی، ضروری اشیاء کی فراہمی کو ترجیح، متاثرین سے وصولی نہ کی جائے؛ بینکوں کو ہدایت

ممبئی، (ضمیر قاضی) 30 ستمبر: ریاستی حکومت سیلاب متاثرین کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے۔ اس علاقے کے کسانوں اور متاثرہ شہریوں کو خشک سالی کے وقت جیسی تمام رعایتیں اور سہولتیں دینے کا فیصلہ کابینہ نے کیا ہے، اس کی اطلاع وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے آج کابینہ اجلاس کے بعد دی۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ متاثرہ کسانوں سے قرض وصولی روکنے کے بھی بینکوں کو ہدایت دی گئی ہیں۔ وزیر اعلیٰ فڑنویس نے کہا کہ کسان اس وقت مشکل میں ہیں۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے بینکوں کو قرض وصولی بند کرنے کے واضح احکامات دیے گئے ہیں۔ ساتھ ہی سیلاب متاثرہ خاندانوں کو گیہوں، چاول، دالیں اور دیگر ضروری اشیاء کے کِٹ تقسیم کیے جا رہے ہیں۔ کنواں بیٹھ جانا، کھیت کی زمین بہہ جانا جیسی مرکزی حکومت کے معیار سے باہر کی نقصان دہ صورتِ حال پر بھی ریاستی حکومت الگ سے امداد دے گی۔ نقصان کا پنچنامہ دو سے تین دن میں مکمل کر کے آئندہ ہفتے مرکز کو تجویز بھیجی جائے گی۔ تاہم مرکز کی مدد کا انتظار کیے بغیر ریاستی حکومت نے اپنے فنڈ سے امداد شروع کر دی ہے، اور بعد میں یہ رقم مرکز سے "ری ایمبرسمنٹ" کی صورت میں ملے گی، یہ بات وزیر اعلیٰ فڑنویس نے واضح کی۔ ریاست میں تر وخشک قحط (اولا دُشکال) کا اعلان کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے لیکن آفت نظم و نسق کے قوانین (مینول) میں ایسی تعریف شامل نہیں ہے۔ اس کے باوجود خشک سالی کے اصولوں کے مطابق ہی تمام رعایتیں اور سہولتیں دینے کا فیصلہ کابینہ نے کیا ہے، یہ وضاحت بھی وزیر اعلیٰ فڑنویس نے کی۔

# آئی لو محمدؐ: احمد نگر میں اہانت آمیز حرکت، احتجاج، لاٹھی چارج

احمد نگر: 'آئی لو محمدؐ' مہم مہاراشٹر سمیت پورے ملک میں پُر امن طریقے سے چلائی گئی اور کامیاب رہی لیکن شرپسند اس مہم کو دانستہ دو قوموں کے درمیان تصادم کا رنگ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایسی ہی ایک کوشش احمد نگر ضلع میں دکھائی دی جہاں کچھ لوگوں نے اہانت آمیز رنگولی بنا کر ماحول خراب کرنے کی کوشش کی۔ اس حرکت کی وجہ سے مسلمانوں میں ناراضگی پھیل گئی اور انہوں نے سڑک پر احتجاج کیا لیکن پولیس نے مظاہرین پر لاٹھی چارج کیا اور حالات کشیدہ ہو گئے۔ اطلاع کے مطابق پیر کی صبح نوراتری کی رسم 'درگا دوڑ' کی رسم کے دوران کچھ لوگوں نے اہانت آمیز رنگولی بنائی جس کا ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوا۔ اس کی وجہ سے مسلمانوں میں ناراضگی پھیل گئی اور شکایت درج کروانے پولیس اسٹیشن پہنچے، لیکن وہاں ہندوتوا وادیوں کی بھیڑ بھی اکٹھی ہونی شروع ہو گئی۔ دونوں ہی طرف سے نعرے لگائے گئے۔ حالات کشیدہ ہوتے دیکھ پولیس نے لاٹھی چارج شروع کر دیا جس کی وجہ سے بھیڑ وہاں سے چھٹ گئی لیکن اس کی وجہ سے مسلمانوں میں ناراضگی اور بڑھ گئی۔ انہوں نے کوٹلا علاقے میں احمد نگر۔ اورنگ آباد ہائی وے پر راستہ روکو آندولن شروع کیا۔ اس کی وجہ سے ٹریفک جام ہو گیا۔ اس دوران شہر میں افواہیں پھیلنے لگیں اور دکانیں بند ہونے لگیں۔ جگہ جگہ دونوں ہی طبقے کے لوگ جمع ہو کر اسی موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے نظر آئے۔ تھوڑی دیر میں راستہ روکو آندولن کرنے والے نوجوانوں اور مخالف گروہ میں پتھر بازی شروع ہو گئی۔ اس دوران ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سومناتھ گھارگے، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ ویبھو کلبرمے، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ دلیپ ٹپرسے، شریش وامنے، اور لوکل کرائم برانچ کے انسپکٹر کمار کباڑی، پولیس اہلکاروں کی ایک بڑی تعداد کے ساتھ موقع پر پہنچے۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور مظاہرین سے سڑک کو خالی کروایا۔ بھیڑ منتشر ہو گئی۔ پولیس نے پتھراؤ کے الزام ۳۰ / افراد کو گرفتار کیا ہے۔ اس دوران اشتعال انگیزی کیلئے مشہور این سی پی (اجیت) کے رکن اسمبلی سنگرام جگتاپ نے کوٹھلا پولیس اسٹیشن کے باہر دھرنا دیا اور نعرے بازی کی۔ ان کا مطالبہ تھا کہ شہر میں جگہ جگہ لگے ہوئے 'آئی لو محمدؐ' کے بینروں کو نکالا جائے۔ اس دوران پولیس نے اطلاع دی ہے کہ جن لوگوں نے یہ قابل اعتراض رنگولی بنائی تھی انہیں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ احمد نگر کے نگراں وزیر رادھا کرشن وکھے پاٹل نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ شیخ التمش سلیم زری والا کی شکایت پر پولیس نے کارنجا کے رہنے والے آرتی راسکر اور سنگرام راسکر (دونوں میاں بیوی ہیں) کو گرفتار کر لیا ہے۔ وکھے پاٹل نے دعویٰ کیا ہے کہ پولیس نے انہیں اتوار کی رات ہی گرفتار کر لیا تھا۔ اس کے بعد احتجاج کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

# معلم قادری واثق الاسلام کا سانحاتی انتقال پر الہدیٰ اردو ہائی اسکول میں تعزیتی نشست کا انعقاد

بیڑ 29 ستمبر: (رپورٹر) بیڑ شہر کے علمی و تعلیمی حلقوں میں اس وقت رنج و غم کی فضا چھا گئی جب یہ افسوسناک خبر موصول ہوئی کہ الہدیٰ اردو پرائمری اسکول شہنشاہ نگر کے معلم قادری واثق الاسلام ایک حادثہ کا شکار ہو کر انتقال کر گئے۔ اطلاعات کے مطابق وہ اپنے مکان کی چھت پر مرمت کے کام میں مصروف تھے کہ اچانک نیچے گرنے سے موقع پر ہی ان کی موت واقع ہو گئی۔ ان کے اس اچانک انتقال سے نہ صرف ان کے اہل خانہ بلکہ تعلیمی و سماجی برادری کو بھی شدید صدمہ پہنچا۔ مرحوم کی یاد میں اگلے ہی روز الہدیٰ اردو ہائی اسکول بیڑ میں ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کی صدارت صدر مدرس ڈاکٹر سراج خان نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض اسسٹنٹ ٹیچر شیخ معیز الدین نے انجام دیے۔ نشست کا آغاز مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لیے تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعد ازاں مقررین نے مرحوم کی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر اساتذہ شیخ معیز الدین، محمد رفیق اور سید رہبر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قادری واثق الاسلام نہ صرف ایک ذمہ دار معلم تھے بلکہ وہ اپنے اخلاق و خلوص کی بدولت سب کے دلوں میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ ان کے اندر عمدہ صلاحیت، تدریسی مہارت اور عملی زندگی میں جدوجہد کرنے کا جذبہ بھرا ہوا تھا۔ مقررین نے کہا کہ مرحوم نے تعلیمی اور سماجی میدان میں جو نقوش چھوڑے ہیں، وہ ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ صدر مدرس ڈاکٹر سراج خان نے اپنے صدارتی خطاب میں مرحوم کی علمی و تدریسی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ قادری واثق الاسلام نے تعلیم کے شعبے میں اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ وہ طلبہ کی رہنمائی، ان کی تربیت اور ان کے بہتر مستقبل کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے تھے۔ ڈاکٹر سراج خان نے مزید کہا کہ مرحوم کا خلا پُر ہونا آسان نہیں۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائے۔ اس موقع پر اسسٹنٹ ٹیچر شیخ عبدالحمید، یونس خان سمیت تدریسی عملے کے دیگر افراد بھی موجود تھے۔ سب نے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی اور اہل خانہ سے اظہارِ تعزیت کیا۔

# ریاست مہاراشٹر کے محکمہ اعلیٰ اور تکنیکی تعلیم کے ذریعہ مولانا آزاد کالج کو پہلا انعام

اورنگ آباد (رفیع الدین ناصر کی رپورٹ) پونے تاریخ 29 ستمبر 2025۔ پیر۔ مولانا آزاد کالج چھترپتی سمبھاجی نگر (اورنگ آباد۔ مہاراشٹر) کے "گرین کلب" کو ریاست مہاراشٹر کے محکمہ اعلیٰ اور تکنیکی تعلیم کے ذریعہ اُنتر شاستر ودیاپیٹھ شیواجی نگر، پونے میں منعقدہ ایک پروگرام میں بہترین "گرین کلب" کا ایوارڈ دیا گیا۔ یہ ایوارڈ مولانا آزاد کالج کے پرنسپل ڈاکٹر مظہر احمد فاروقی کو ریاست مہاراشٹر کے اعلیٰ اور تکنیکی تعلیم کے وزیر چندرکانت دادا پاٹل کی موجودگی میں اعلیٰ اور تکنیکی تعلیم کے ڈائریکٹر ڈاکٹر شیلیندر دیولنکر، یونیسیف کے یوسف کبیر، ڈائریکٹر ٹیکنیکل ایجوکیشن، مہاراشٹر اسٹیٹ، ڈاکٹر ونود موہتکر، اور یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی کے وائس چانسلر، پروفیسر بھیرود کے بدست پیش کیا گیا۔ یونیسیف اور حکومت مہاراشٹر کے ذریعہ ریاست بھر میں کالجوں کے مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں محکمہ کے کل 360 کالجوں نے حصہ لیا۔ جس میں مولانا آزاد کالج نے 100 میں سے 90 نمبر حاصل کر کے پہلی پوزیشن حاصل کی، آئی بی پاٹھک مہیلا مہاودیالیہ نے 100 میں سے 85 نمبر حاصل کر کے دوسرا اور دیوگیری کالج نے 100 میں سے 85 نمبر حاصل کر کے تیسرا مقام حاصل کیا۔ مولانا آزاد کالج آف آرٹس سائنس اینڈ کامرس کے پروفیسر اشفاق خان کی رہنمائی میں "گرین کلب" مختلف سرگرمیاں انجام دے رہا ہے، جس میں N.S.S. پروگرام کے ذریعے سرگرمیاں، درخت لگانا، بارش کے پانی کی ذخیرہ اندوزی، پلاسٹک کا استعمال روکنا، نل کے پانی کے رساؤ کو روکنا اور پانی کی بچت شامل ہیں۔ حکومت مہاراشٹر کے ذریعہ تیار کردہ ایپ کے مطابق، مولانا آزاد کالج کے طلباء نے 2023-24 اور 2024-25 کے دو سالوں میں 1 کروڑ 20 لاکھ لیٹر پانی کی بچت کی ہے۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ مولانا آزاد کالج کے علاقے میں طلباء کی طرف سے درختوں کی گنتی ریکارڈ کی گئی ہے اور 120 نباتی انواع کے 1100 درختوں کو ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، کالج کی طرف سے رسول پورہ میں باقاعدہ درخت لگائے جا رہے ہیں۔

# نیوٹیلنٹ ایوارڈ کے لیے محمد عامر آفاق منتخب

کامٹی ضلع ناگپور: مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی نے سال 2022ء کے نیوٹیلنٹ ایوارڈ کے لیے محمد عامر آفاق کے نام کا اعلان کیا ہے۔ یہ خبر شہر واسیوں کے لیے نہایت فخر اور مسرت کا باعث بنی ہے۔ محمد عامر آفاق نہ صرف ایک باصلاحیت استاد اور قلمکار ہیں بلکہ اردو زبان و ادب کے شائق اور خدمت گزار بھی ہیں۔ وہ فی الوقت مولانا ابوالکلام آزاد جونیئر کالج گاندھی باغ ناگپور میں کامرس مضمون کے استاد کی حیثیت سے تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اپنے مضمون پر گہری دسترس اور منفرد طریقۂ تدریس کی وجہ سے وہ طلبہ میں نہایت مقبول ہیں۔ ادبی میدان میں بھی ان کی خدمات نمایاں ہیں۔ زمانۂ طالب علمی ہی سے ان کے مضامین اور تخلیقات مختلف جرائد و رسائل میں شائع ہوتے آئے ہیں اور اہلِ علم و ادب سے داد و تحسین پاتے رہے ہیں۔ متعدد قومی و ریاستی سیمینارز اور کانفرنسوں میں انہوں نے مقالات پیش کر کے اپنی علمی بصیرت کا لوہا منوایا ہے۔ ان کے مضامین اور مقالات آکاش وانی ناگپور سے بھی نشر ہوتے رہتے ہیں۔ تعلیمی و ادبی تقاریب کے بہترین ناظم کے طور پر بھی ان کی شناخت ہے۔ محمد عامر آفاق کم عمری ہی سے مختلف علمی و ادبی تنظیموں سے وابستہ ہیں۔ وہ شہر کامٹی کی معروف تنظیم اُفق ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے بانی سیکریٹری ہیں۔ یہ سوسائٹی گزشتہ بارہ برسوں سے تعلیمی، ادبی، سماجی اور ثقافتی میدانوں میں نمایاں خدمات انجام دے رہی ہے اور ریاستی سطح پر اپنی ایک الگ شناخت قائم کر چکی ہے۔ خصوصاً محمد ظفر حیات ریاستی مثالی معلم ایوارڈ کے کامیاب انعقاد میں ان کی خدمات قابلِ ستائش ہیں۔ نیوٹیلنٹ ایوارڈ کے اعلان کے بعد ناگپور اور کامٹی کے عوام، مختلف تنظیموں، اساتذۂ کرام اور طلبہ نے دل کی گہرائیوں سے محمد عامر آفاق کو مبارکباد پیش کی اور ان کی اس کامیابی کو شہر کے لیے باعثِ افتخار قرار دیا۔

# راشٹروادی کانگریس (شرد چندر پوار) کی جانب سے سیلاب زدہ علاقوں میں امدادی سامان روانہ

## فوری طور پر 'قحط باراں' اور عام قرض معافی کا اعلان کیا جائے: سپریا سُلے

ممبئی: مہاراشٹر میں ہونے والی حالیہ شدید بارش کے نتیجے میں کسانوں کے ساتھ ہی عام شہریوں کی زندگی بھی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ کسانوں کی محنت سے تیار ہونے والی فصلیں پانی میں بہہ گئیں ہیں اور شہریوں کے مکانات و گھریلو سامان بھی تباہ ہو گئے ہیں۔ اس نازک گھڑی میں راشٹروادی کانگریس (شرد چندر پوار) کی جانب سے ممبئی کے مرکزی دفتر سے آج ابتدائی مرحلے میں سات سے دس ٹرک اشیائے خورد و نوش اور دیگر اشیائے ضروریہ روانہ کیے گئے تا کہ متاثرین کو فوری طور پر مدد پہنچائی جا سکے۔ اس موقع پر پارٹی کی قومی کارگزار صدر اور رکن پارلیمنٹ سپریا سُلے نے کہا کہ پوار صاحب نے سیلابی صورتحال پر قابو پانے کے لیے ریاستی حکومت کو دو تفصیلی خطوط لکھ کر فوری اقدامات کی سفارش کی ہے۔ دو ماہ قبل ہی انہوں نے مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ سے ملاقات کر کے 'قحط باراں' کے اعلان اور عام قرض معافی پر زور دیا تھا، لیکن اب بارش کی شدت اور نقصان کے پیش نظر حکومت کو دو سطح پر کام کرنا ہوگا۔ ایک جانب 'قحط باراں' کا فوری اعلان اور قرضوں کی معافی اور دوسری جانب متاثرین کی باز آبادکاری کے اقدامات۔ سپریا سُلے نے کہا کہ پنجاب حکومت نے متاثرہ کسانوں کو پچاس ہزار روپے فی ایکڑ دیے ہیں، اسی طرز پر مہاراشٹر میں بھی براہِ راست مالی امداد (Direct Benefit Transfer) فراہم کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ مرکزی وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان سے بھی ملاقات کر چکی ہیں، تاہم مرکز سے ریاست کو کتنی امداد ملے گی، یہ واضح ہونا باقی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس وقت قوانین اور ضوابط کی پابندی کرنے کے بجائے انسانی ہمدردی کا مظاہرہ ضروری ہے۔ یہ وقت کاغذی کارروائی کا نہیں، بلکہ مٹی کے بیٹوں کو سہارا دینے کا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سیلاب سے کسانوں کو بے انتہا نقصان ہوا ہے۔ اب حکومت کو اسکولوں اور کالجوں کی بحالی، طلبہ کو کتب و کاپیاں فراہم کرنے، اور متاثرہ علاقوں میں غیر فعال سرکاری مشینری کو فعال کرنے جیسے اقدامات کرنے چاہئیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر صنعتکاروں کے ہزاروں کروڑ روپے کے قرضے معاف ہو سکتے ہیں تو غریب کسانوں کے قرض کیوں نہیں؟ انہوں نے سوال اٹھایا کہ حکومت کسانوں کے ساتھ اس قدر سخت رویہ کیوں اختیار کر رہی ہے۔ پارٹی کے ریاستی صدر اور رکن اسمبلی ششی کانت شندے نے کہا کہ شرد پوار صاحب اور سپریا سُلے کی ہدایت پر سیلاب سے متاثر ہونے والے کسانوں اور شہریوں کو اشیائے ضروریہ کے ساتھ ساتھ مالی امداد بھی فراہم کی جائے گی۔ ابتدائی طور پر بیڑ اور سولاپور اضلاع میں امدادی سامان روانہ کیا گیا ہے، جس میں غذائی اجناس کے کِٹ اور کھیتی باڑی کے لیے درکار اشیا شامل ہیں۔ ہر ضلع سے پارٹی کے عہدیداران اور کارکنان اپنے قریبی آفت زدہ علاقوں میں امداد پہنچائیں گے۔ ششی کانت شندے نے کہا کہ متاثرین کو صرف اشیائے ضروریہ ہی نہیں بلکہ مالی معاونت بھی فراہم کی جائے گی تا کہ وہ اپنے اجڑے ہوئے گھروں اور زندگیوں کو دوبارہ کھڑا کر سکیں۔ کئی علاقوں میں مکانات گر گئے ہیں جنہیں دوبارہ تعمیر کرنے کے لیے مالی امداد لازمی ہے۔ دریں اثنا راشٹروادی کانگریس (ممبئی ڈویژن) کی جانب سے آج سیلاب سے متاثر ہونے والے کسانوں اور شہریوں کے لیے گیارہ لاکھ روپے کا چیک پارٹی کے صوبائی دفتر کے ریلیف ڈیپارٹمنٹ کو دیا گیا۔ یہ رقم متاثرین کی باز آبادکاری کے لیے تقسیم کی جائے گی۔ ہر ضلع کی سطح پر بھی عہدیداران اور کارکنان کم از کم پانچ لاکھ روپے جمع کر کے سیلاب زدگان تک پہنچائیں گے۔ اس موقع پر قومی کارگزار صدر و رکن پارلیمنٹ سپریا سُلے، ریاستی صدر ششی کانت شندے کے علاوہ سابق وزیر راجیش ٹوپے، ممبئی ڈویژن کی صدر راکھی جادھو، ریاستی جنرل سیکریٹریز ادیتی نلاوڈے اور سُشیلا مورالے، اقلیتی شعبہ (ممبئی) کے صدر سہیل صوبیدار، سماجی انصاف شعبہ (ممبئی) کے صدر سنیل شندے، پونے دیہی کے ضلعی نائب صدر مہادیو کونڈھرے اور پمپری۔ چنچوڑ شہر کے ضلعی صدر تشار کامٹے سمیت پارٹی کے دیگر عہدیداران اور کارکنان بڑی تعداد میں

# ہندی ہفتہ روزہ ہمارا ایشیاء کی جانب سے بھساول میں مختلف شعبوں کے لئے نمایاں کام انجام دینے والوں کو مثالی ایوارڈ تفویض

## سعید پٹیل، صلاح الدین ادیب، شکیل شیخ، کامل شیخ، عمران خان مثالی صحافی ایوارڈ سے سرفراز

جلگاؤں (نامہ نگار) ہندی ہفتہ روزہ ہمارا ایشیاء اورن گ آباد کی جانب سے تعلیم، شعر و ادب، صحافت، سماجی خدمتگار، ثقافت، سیاست وغیرہ شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والوں کو اعتراف میں مثالی ایوارڈ تفویض کی گئی۔ پروگرام کی صدارت ریاست کی معروف شخصیت و اخبار ھذا کے مالک مجتبیٰ فاروق نے کی۔ جبکہ شمع فروزی اقراء کے صدر ڈاکٹر عبدالکریم سالار کے ہاتھوں عمل آئی۔ اس موقع پر اخبار ھذا کے مدیر مجتبیٰ منیب، الاقصیٰ ٹور اینڈ ٹریول کے وسیم عبدالقادر، الحراء اسکول کے صدر حاجی انصار احمد، سلیم سیٹھ چوڑی والے، کرن پگار مالیگاؤں، راشید اختر مالیگاؤں، حاجی انیس، عقیل خان، شفیق سر، عبدالرؤف شیخ، شکیل حسرت بھساولی وغیرہ بطور مہمانان خصوصی موجود تھے۔ قبل ازیں الحراء اسکول بھساول میں ہوئی اس پروقار تقریب کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا۔ مہمانان کی گل پوشی اخبار سے منسلک مقامی نمائندگان صلاح الدین ادیب، کامل شیخ، عمران خان، شکیل شیخ و ٹیم نے کیا۔ اغراض و مقاصد حاجی انصار احمد نے بیان کرتے ہوئے صحافت کی تاریخ اور اشاعت و ترویج پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر عبدالکریم سالار نے اپنے تاثرات میں ایوارڈ یافتگان کو مبارکباد پیش کی و موجودہ حالات میں صحافت و صحافیوں کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ مجتبیٰ فاروق نے جامعہ اظہار خیال کرتے ہوئے تعلیم کے بجٹ پر رہنمائی کی۔ تعلیم کے شعبے میں خواتین کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ کرن پگار نے بھی موجودہ حالات میں قومی ایکتا پر زور دیا۔ اس موقع پر خصوصی طور پر اقراء کے صدر ڈاکٹر عبدالکریم سالار انھیں تعلیمی میدان میں نمایاں خدمات کے اعتراف میں پروقار معمار قوم و ملت اعزاز سے سرفراز کیا گیا۔ قبل ازیں سنیئر صحافی سعید پٹیل جلگاؤں، ہندی مراٹھی صحافی شکیل شیخ کرجود راویر، صلاح الدین ادیب بھساول، کامل شیخ فیض پور، عمران خان جامنیر سمیت معلم، معلمات، سماجی خدمتگار، طبی خدمات، مختلف دیہاتوں کے مسلم سرپنچ، کامیاب صنعت کار، کامیاب تاجران و دیگر اہم شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والے ناموروں کو مثالی ایوارڈز مہمانان کے ہاتھوں تفویض کی گئی۔ نظامت ہارون عثمانی نے کی جبکہ رسم شکریہ پر ایوارڈز کی پروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

هم کسی دین سے هوں، قائل کردار تو هیں:::نام لیوا هیں محمد ﷺ کے پرستار تو هے
عشق هو جائے کسی سے کوئی چاره تو نهیں:::صرف مسلم کا محمد ﷺ پر اجاره تو نهیں

# نفرت کی سیاست نہیں، ہم آہنگی کی سیاست چاہیے NCP اجیت پوار کے ریاستی ترجمان تاورے کی "I Love Muhammad ﷺ" پوسٹ وائرل

بیڑ (تعمیر نیوز) احمد نگر کے مقامی رکن اسمبلی سنگرام جگتاپ پچھلے کچھ دنوں سے مذہبی جذبات کو سیاسی طور پر استعمال کرتے ہوئے مسلم برادری کے دل آزاری کرنے کے واقعات میں نظر آ رہے ہیں۔ سیاسی مفاد کے لیے سماجی ہم آہنگی کو بگاڑنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ لیکن اسی دوران ان کی ہی پارٹی کے ترجمان بھاگوت تاورے کی "I Love Muhammad ﷺ" پوسٹ وائرل ہوئی ہے جس کا مسلم سماج میں خیر مقدم کیا جا رہا ہے اور سنگرام جگتاپ کے خلاف کارروائی کا مطالبہ بھی کیا جا رہا ہے۔ بھاگوت تاورے کی پوسٹ کیا تھی؟ "I Love Muhammad ﷺ" "صرف مسلمانوں کا محمد ﷺ پر اجارہ تو نہیں" تاورے نے اپنی پوسٹ میں لکھا ہے: یقیناً، اللہ کے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی زندگی ایک مثالی زندگی تھی۔ ہمیں کس طرح جینا چاہیے، اس کا معیار ہمیں ان کی زندگی میں ملتا ہے۔ 23 برس تک جن پر قرآن نازل ہوا، وہ حضرت محمد ﷺ یقیناً محبت کے لائق ہیں۔ سنت تکارام سے لے کر سوامی وویکانند تک سب نے حضرت محمد ﷺ اور قرآن کے بارے میں احترام کے الفاظ کہے ہیں۔ میں پیدائشی ہندو اور وٹھل بھکت وارکری سنّت دھارا کا ماننے والا ہوں، لیکن مجھے حضرت محمد ﷺ سے بے پناہ محبت ہے۔ آج ہم اس محبت کو بنیاد بنا کر تقسیم کی سیاست ہرگز نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں جب سیلاب متاثرہ علاقوں میں پارٹی سربراہ اجیت دادا پوار نے جو مؤقف بیان کیا، وہی پارٹی کا نظریہ ہے۔ ناگپور ڈیکلریشن میں 11 نکاتی مسودے میں صاف طور پر کہا گیا ہے کہ شیواجی، شاہو، پھُلے اور امبیڈکر یہی ہمارا نظریہ ہے اور اس کے مطابق ہندو۔ مسلم یا ذات پات کی تقسیم ہمیں منظور نہیں ہے۔ چھترپتی شیواجی مہاراج کے سواراج میں تمام مذاہب اور ذاتوں کا میل جول تھا اور یہی ہماری پارٹی کی اساس ہے۔ تاورے نے مزید کہا کہ "مہاراشٹر دھرم" ہی ہماری پارٹی کا ایجنڈا ہے۔ مسلم بھائیوں کو کسی طرح کی شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہم تقسیم پسند پالیسی اختیار کرتے ہیں۔ کل ہی میرے دوست پرشانت ڈورلے نے ایک مسلمان نوجوان کی تصویر شیئر کی جو دیوی کے سامنے کھڑا تھا۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کیونکہ یہی ہم آہنگی کا جذبہ ہے۔ اسی لیے "I Love Muhammad ﷺ" کہتے ہوئے مجھے بھی خوشی محسوس ہوتی ہے۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) عوامی رہنما یشونت راؤ چوہان کے "سردارم سمو بھاؤ" (سبھی مذاہب کا احترام) کے اصول پر چلتی ہے۔

ہم کسی دین سے ہوں، قائلِ کردار تو ہیں
نام لیوا ہیں محمدؐ کے پرستار تو ہیں
عشق ہو جائے کسی سے، کوئی چارہ تو نہیں
صرف مسلم کا محمدؐ پہ اجارہ تو نہیں

مسلمانو! تاورے کی رائے پارٹی کی، جگتاپ کی نہیں اصل میں سنگرام جگتاپ "گنگا جمنی تہذیب" کے خلاف کھڑے ہیں۔ لیکن یہ پارٹی کی پالیسی نہیں کیونکہ وہ صرف پارٹی کے رکن اسمبلی ہیں، ان کی رائے پارٹی کی رائے نہیں۔ مگر تاورے چونکہ پارٹی کے ترجمان ہیں، اس لیے ان کی رائے سرکاری طور پر پارٹی کی رائے ہے۔ اس لیے سیاسی فائدے کے لیے کام کرنے والے جگتاپ اور سماجی میل ملاپ کو ترجیح دینے والے تاورے میں فرق سمجھنا ضروری ہے۔ جگتاپ کی حکمتِ عملی دراصل بی جے پی کی چال ایک طرف جگتاپ سے مسلم برادری کے جذبات کو ٹھیس پہنچوانا، اور دوسری طرف دیکھنا کہ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی ان پر کارروائی کرتی ہے یا نہیں۔ اگر اجیت پوار کارروائی کرتے ہیں تو ہندو ووٹ بینک کو ناراض کرنا، یعنی "چت میری، پٹ میری" جیسی سیاست بی جے پی کی حکمت عملی ہے، ایسا بھی عوام میں کہا جا رہا ہے۔

## ڈاکٹر محفوظ عالم، رانچی

کمبخت دل مانتا کہاں ہے خواہ عمر سترہ کی ہو یا ستر کی ،تلاش و جستجو جاری رہتی ہے۔آنکھیں رقص کرتی رہتی ہیں ※ کان کھنکتی اور مترنم آواز سننے کو ترستے رہتے ہیں، ایک لمس حاصل کرنے کے ل※ ہاتھ بہانے تراشتے ہیں اور پاؤں اچھلنے کو بے تاب رہتے ہیں، واقعی اس کرہ ارض پر خدا نے جو سب سے حسین اور پرکشش مخلوق بنائی ہے، وہ ہے عورت، نہایت ذی ہوش، ذی شعور، فہم و ادراک کی دھنی اور بے شمار خوبیوں سے بھری ہوتی ہے لیکن ٹیڑھا پن اسکی جبلت میں شامل ہے، اس کی چھٹی حس اور تیسری آنکھ بہت تیز ہوتی ہے، وہ اتنی ہوشیار ہوتی ہے کہ وہ پلکوں کے نشیب و فراز سے ہی مدعا سمجھ لیتی ہے، بے وقوف کم بنتی ہے، بناتی زیادہ ہے، صرف جوان ہی نہیں بوڑھے بھی اس کی ادا پر مرتے ہیں، نہ جانے کتنے افسر اس پر فدا ہوگ※، اپنی انا سے سمجھوتہ کرلیا، افسر تو افسر بادشاہوں نے اپنے تخت و تاج قربان کردئے، محلات چھوڑ دئے مگر پھر بھی حسرت باقی ہی رہی، کتنے سادھو، سنتوں نے اپنی تپسیا بھنگ کردی، کتنے حاجی و نمازی نے اپنا دامن داغدار کیا، ان کے اعداد و شمار عبث ہیں۔کہا جاتا ہے کہ مولانا شبلی نعمانی اور علامہ اقبال ایک ہی عورت، عطیہ فیضی کی زلف کے اسیر تھے مگر یہ دونوں کے ہاتھ نہیں آئی۔

اگر شاعر ہے تو پھر اس کا رشتہ عورتوں کے مسائل سے گہرا ہوتا ہے خواہ وہ حقیقی ہو یا مجازی، بغیر عورت کے کوئی غزل مکمل ہی نہیں ہوتی، اشعار کا نزول بھی اسی کے مرہون منت ہوتے ہیں، خواہ وہ شہزادی ہو یا ڈومنی، کالی ہو یا گوری۔تخیلات میں عورت معاون و مددگار ہوتی ہے، اس کے ابرو، عارض، لب و رخسار، زلفیں، آنکھیں، ناک و کان، کون سا عضو ہے جس پر ہمارے شعراء نے خیال نہیں باندھا ہے، اس کی ہر ادا پر مرمٹنے کو جی چاہتا ہے، اس کا جلال و جمال، اس کے خدوخال، خیال و کمال پر جان نثار کرنے کو ہمہ وقت دل تیار رہتا ہے، خواہ وہ شعر و سخن کی محفل ہو، مشاعرہ ہو یا ادبی مجلس، بغیر شاعرہ کے وہ محفل پھیکی پھیکی معلوم ہوتی ہے، شعراء کو ان کی موجودگی سے توانائی و حرارت ملتی ہے اور سویا ہوا شاعر بیدار ہو جاتا ہے خواہ پاؤں میں جنبش نہ ہی۔

واقعہ تازہ تازہ ہے، آنکھیں شاہد ہیں، زبان صادق ہے، گواہان واجب ہیں کہ دیکھنے والے بھی حسد میں گرفتار تھے کہ کاش میں ان کے پہلو میں ہوتا، یہ الگ بات ہے کہ وہ بارش ہیں اور وہ بھی دودھ جیسی سفید ریش، پیشانی پر سیاہ داغ، سر بھی باادب، معاشرے کی نظر میں حاجی صاحب، حلیہ نمازی و پرہیزگاری کا داعی مگر دل تو بچہ ہے جی، اوپر سے شاعر، موقع غنیمت جان کر موصوف نے اپنی زندگی کی کتاب وا کردی، اپنے موبائل کو برہنہ کردیا، بچپن سے لے کر جوانی تک کی تصاویر کی زیارت کرادی، حسنِ ضعیفی تو سامنے ہی تھی، اس لئے اس کی تصویر دکھانے کی زحمت نہیں فرمائی، یہ بھی باور کرادیا کہ جب وہ بے ریش تھے تو کتنے اسمارٹ تھے لیکن کیا کیا جائے سماج پر اثر چھوڑنے کے لئے اللہ کے گھر کی زیارت کرلی اور اس کے بعد چہرے پر داڑھی بڑھالی مگر دل تو اب بھی چکنا چپڑا ہے، بات اس کے آگے بڑھی تو محترمہ شاعرہ کو مرعوب کرنے کے چکر میں انہوں نے اپنی ادبی خدمات کا پٹارہ بھی کھول دیا کہ شعر و سخن کے میدان میں کتنے رکارڈ توڑے ہیں اور جو ٹوٹ نہ سکے، ان سے منہ موڑے ہیں، وہ اس شہر کے واحد شاعر ہیں جن سے ہر محفل پناہ مانگتی ہے کیونکہ ان کا کوئی ثانی نہیں ہے، وہ اردو زبان و ادب کے عاشق ہیں، جس محفل میں جاتے ہیں، اسٹیج پر جگہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر مائیک ہاتھ آگیا تو پھر اپنی کہانی سنا کر ہی سانس لیتے ہیں، جب بھی اشعار پڑھنے کا موقع نصیب ہوتا ہے تو اپنے تمام کلام سامعین کے سامنے انڈیلنے کی کوشش کرتے ہیں، نازک اندام شاعرہ ان کی تمام باتوں کو برداشت کرتی رہی، احتراماً "ہاں، ہوں کرتی رہی، اس وقت موصوف کو کافی بکی ہوئی جب مشاعرہ شروع ہوا تو محترمہ کو اسٹیج پر بٹھایا گیا اور یہ محترم شاعر سامعین کی صف میں جمے رہے۔

چار باغ کے ایک شاعر صاحب اس لئے غش کھا رہے تھے کہ شاعرہ کے سر پر دوپٹہ کیوں نہیں تھا، برہنہ سر تو بے ادبی ہے، اس بات پر بد دل ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ محترمہ کسی میلاد کی محفل میں شریک نہیں تھیں، حقیقت میں ان کا دل کچوکے لگا رہا ہے کہ ایسے موقع پر وہ کیوں چوک جاتے ہیں اور شاعرہ کی خوشبو سے محروم رہ جاتے ہیں۔

مشاعرہ کے اختتام پر پھر محترم شاعر نے اپنی ٹانگیں شاعرہ پری جمال کی جانب بڑھائیں، اپنی انا کو مجروح کیا مگر وہ ہجوم سے گھری تھیں تو شاعر کی جانب توجہ نہیں دے سکیں، جاتے جاتے شاعرہ طناز نے شاعر صاحب کو جھک کر سلام پیش کیا اور کہا "داداجان، مجھے اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں۔"

## عبدالخالق

تاریخ میں کچھ شخصیات ایسی ہوتی ہیں جو اپنی صلاحیت، ذہانت اور ہنر سے نہ صرف اپنا مقام بناتی ہیں بلکہ ایک عہد کی شناخت بن جاتی ہیں۔ایسی ہی ایک شخصیت "ماہ لقا بائی چندا" تھیں، جو دکن کی پہلی صاحبِ دیوان شاعرہ، جنگجو اور ثقافتی سفیر کے طور پر پہچانی جاتی ہیں۔ان کی زندگی کسی داستان سے کم نہیں، جہاں رقص و موسیقی کی لطافت، شعر و ادب کی گہرائی اور میدانِ جنگ کی گھن گرج سب کچھ ایک ساتھ نظر آتا ہے۔

ماہ لقا بائی 7 اپریل 1768ء کو اورنگ آباد میں پیدا ہوئیں۔ان کے والد بہادر خان مغل شہنشاہ محمد شاہ کی فوج میں منصبدار تھے، جبکہ والدہ راج کنور کا بھی حسن و فن کی دنیا میں نام تھا۔ماہ لقا کی پرورش مہتاب کنور کے زیرِ سایہ ہوئی، جو نظامِ دکن کے دربار سے وابستہ تھیں۔

یہ ماحول ان کے لیے ایک درسگاہ ثابت ہوا، جہاں انہوں نے نہ صرف رقص و موسیقی میں مہارت حاصل کی بلکہ ادب، فلسفہ اور تاریخ کا بھی مطالعہ کیا۔ماہ لقا بائی کا نام دربارِ حیدرآباد میں اُس وقت گونجا جب ان کی ذہانت، ادب پر دسترس اور شائستگی نے نظام کے وزراء اور درباری شخصیات کو متاثر کیا، خاص طور پر نواب رکن الدولہ، جو نظامِ دکن کے قریبی مشیر تھے، ان کے سرپرستوں میں شامل ہو گئے۔

شاعری ماہ لقا کی فطرت میں رچی بسی تھی۔وہ سراج اورنگ آبادی سے متاثر تھیں اور اپنے کلام کی اصلاح اُس وقت کے نامور شاعر اور وزیرِ اعظم نواب میر عالم بہادر سے لیتی تھیں۔ان کی شاعری نازک احساسات، نسوانی جذبات اور گہری فکری بصیرت کا خوبصورت امتزاج تھی۔

اردو، دکنی، فارسی اور عربی زبانوں پر عبور رکھنے والی ماہ لقا نے اپنی شاعری میں ایک منفرد انداز اپنایا جو آج بھی دکنی ادب کا قیمتی سرمایہ سمجھا جاتا ہے۔ان کا دیوان "گلزارِ ماہ لقا" کے نام سے مرتب ہوا، جس میں 39 غزلیں اور 5 قطعات شامل تھے۔اس کے علاوہ "دیوانِ چندا" بھی ایک اہم ادبی خزانہ ہے، جسے 1799ء میں انہوں نے انگریز سفیر جان میلکم کو بطور تحفہ پیش کیا تھا۔

شاعری سے میدانِ جنگ تک...

یہ تصور عام ہے کہ ماہ لقا بائی صرف ایک شاعرہ اور فنکارہ

## شاعری سے میدانِ جنگ تک...

تھیں، لیکن حقیقت اس سے کہیں زیادہ حیرت انگیز ہے۔انہوں نے نہ صرف شاعری اور موسیقی میں مہارت حاصل کی بلکہ گھڑسواری، تیر اندازی اور شمشیر زنی میں بھی غیر معمولی مہارت حاصل کی۔

14 سال کی عمر میں وہ گھڑسواری، تیر اندازی اور ہتھیاروں کے استعمال میں ماہر ہو چکی تھیں۔اپنی غیر معمولی جرات اور مہارت کے باعث وہ نظام حیدرآباد، علی خان آصف جاہ ثانی کے ہمراہ تین جنگوں میں شریک ہوئیں۔وہ مردوں کی طرح جنگی لباس پہنتیں، ہتھیاروں سے لیس ہوتیں اور پوری دلیری کے ساتھ میدانِ جنگ میں داخل ہوتیں۔

وہ اپنی علمی و ثقافتی سرگرمیوں کے ذریعے دکن کی تہذیب کو فروغ دینے میں بھی پیش پیش رہیں۔ان کی سرپرستی میں ایک وسیع کتب خانہ قائم کیا گیا، جس میں عربی، فارسی، اردو اور دکنی زبانوں کی نایاب کتابیں موجود تھیں۔وہ علمی محفلوں کا انعقاد کرتیں، جہاں اس دور کے بڑے شعراء، ادیب اور دانشور جمع ہوتے۔

ماہ لقا بائی کی شاعری ایک ایسے وقت میں سامنے آئی جب اردو اور دکنی ادب کا سنگم ہو رہا تھا۔ان کی شاعری میں محبت، حسن، قدرت اور نسوانی جذبات کی ترجمانی ایک منفرد انداز میں کی گئی ہے۔

ذیل میں ان کے چند منتخب اشعار ملاحظہ کریں:

شاعری سے میدان جنگ تک...
کبھی صیاد کا کھٹکا ہے کبھی خوف خزاں
بلبل اب جان ہتھیلی پہ لیے بیٹھی ہے
گر مرے دل کو چرایا نہیں تو نے ظالم
کھول دے بند ہتھیلی کو دکھا ہاتھوں کو
گل کے ہونے کی توقع پہ جیے بیٹھی ہے
ہر کلی جان کو مٹھی میں لیے بیٹھی ہے
ہم جو شب کو ناگہاں اس شوخ کے پالے پڑے
دل تو جاتا ہی رہا اب جان کے لالے پڑے

ان کے کلام میں ایک خاص لطافت اور نرمی ہے، جو انہیں اس دور کی دیگر شاعراؤں سے ممتاز بناتی ہے۔زندگی کا آخری حصہ گوشہ نشینی میں گزارا۔ان کی علمی، ادبی اور ثقافتی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔1842 میں جب وہ تقریباً 56 سال کی عمر میں دنیا سے رخصت ہوئیں تو انہیں اسی باغ میں دفن کیا گیا جسے انہوں نے اپنی زندگی میں تعمیر کرایا تھا۔اسی باغ میں ان کی والدہ راج کنور کی آخری آرام گاہ بھی ہے اور وہ مسجد بھی جو ماہ لقا نے اپنے دستِ ہنر سے بنوائی تھی۔

## سہیل ساحل، مدیر اہلِ قلم، لکھنؤ

# سپنا احساس کی صوفیانہ شاعری پر ایک طائرانہ نظر

کہا جاتا ہے کہ سپنا جب احساس کا روپ دھار لیتا ہے تو وہ پھر سپنا نہیں بلکہ حقیقی احساس بن کر سامنے آتا ہے۔کچھ ایسا ہی احساس اپنے اسم گرامی کی طرح ہی سپنا احساس صاحبہ کی شاعری میں وافر نظر آتا ہے۔انہوں نے صوفیانہ شاعری کا جو سپنا سجایا اُسے احساس کی حد تک اپنے نوکِ قلم کے سپرد کیا۔ان کی شاعری صوفیانہ اشعار کا مجسمہ ہے، جس میں نہ صرف ان کے کلام کی تشریح کی گئی ہے بلکہ ان کے تخیل کی وسعت، بیان کی گہرائی اور فکری جہت کا مفصل تجزیہ بھی پیش کیا گیا ہے۔لہٰذا یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ سپنا صاحبہ کی شاعری قارئین کو اپنی روح کی گہرائیوں میں جھانکنے اور عشق کی حقیقی معنویت سے روشناس کرانے کا کام کرتی ہے۔

سپنا احساس کی شاعری ایک گہری روحانی بصیرت اور صوفیانہ رنگ میں رنگی ہوئی ہے۔ان کی غزلیں صرف محبت کی نہیں بلکہ وجود شناسی کی منہ بولتی تصویر ہیں جس میں درد و غم کا روحانی سرور اور کائناتی حقیقتوں کی بھی عکاسی ملتی ہے۔ان کی زبان نہایت سادہ مگر پر اثر ہے، جو قاری کو فکر و تدبر کی دعوت دیتی ہے۔سپنا احساس کی شاعری میں عشقِ حقیقی اور مجازی کی جدوجہد، بندگی کی پہچان اور انسانی احساسات کی گہرائی کو ایسے موثر انداز میں بیان کیا گیا ہے جو دلوں کو چھو لیتا ہے۔ان کی شاعری کا مرکزی محور عشق ہے جو نہ صرف انسانی تعلقات کا اظہار ہے بلکہ ایک بلند روحانی تجربہ بھی ہے۔ان کی غزلوں کا ہر شعر ایک فلسفیانہ سوال اٹھاتا ہے، جو قاری کو سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے۔مثال کے طور پر ایک شعر میں بیان کیا گیا ہے:

زندگی میری گفتار، تیری تمنائی ہے
تیری وحدت مری سانسوں میں اتر آئی ہے

یہ شعر نہ صرف عشقِ مجازی کی طرف اشارہ کرتا ہے بلکہ یہ بھی بتاتا ہے کہ زندگی کی تمام خوشیاں اور غم اسی تمنا کے گرد رقصاں ہیں۔ان کی شاعری کا سب سے منفرد اور اہم پہلو یہ ہے کہ انہوں نے غم و الم کو نہایت نرمی سے بیان کیا ہے:

رنج و غم، درد و الم آج اُبھر آئیں ہیں
مدتوں بعد یہ بھٹکے ہوئے گھر آئے ہیں

مذکورہ شعر بھی موصوفہ کی صوفیانہ فکر کا غماز نظر آتا ہے جہاں درد و غم کا رشتہ علم کی گہرائی سے استوار کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ یہ احساسات روح کی ترقی کے لیے ضروری ہیں۔ان کی شاعری میں خودی کی پہچان اور کائنات کی حقیقت کا بیان بھی موجود ہے:

آزمانے کو ہر اک شخص ہے بیتاب مجھے
یہ حقیقت ہے مری یہ مری سچائی ہے

میرے خیال سے سپنا احساس صاحبہ کا یہ شعر بھی قاری کو اپنے باطنی شعور کو پہچاننے کی دعوت دیتا ہے۔ان کی غزلوں میں جدائی اور وصال کا جو توازن بیان کیا گیا ہے، وہ خاص طور پر دل کو موہ لینے والا ہے۔انہوں نیعشق کی صعوبتوں کو نہایت خوبصورتی سے قلمی پیکر میں ڈھالا ہے جو ایک عام عاشق کے جذبات سے کہیں آگے جا کر روحانی سطح تک پہنچتے ہیں۔

سپنا احساس کی صوفیانہ شاعری ایک انمول خزانہ ہے، جو قاری کو نہ صرف جمالیاتی لطف دیتی ہے بلکہ اسے روحانی بصیرت سے بھی روشناس کراتی ہے۔ذیل میں ان کی مختلف غزلوں کا تفصیلی تجزیہ پیش کیا جا رہا ہے۔

کس کو مجرم کہیں، اب یہ تو بتاؤ لوگو
مرے قاتل سے بہت میری شناسائی ہے
آنسوؤں سے کہو آنکھوں سے نہ باہر آئیں
دل سے کہہ دو کہ دھڑکنے میں بھی رسوائی ہے

شاعرہ نے عشق کو نہ صرف ایک جذبہ بلکہ زندگی کی واحد حقیقت قرار دیا ہے۔ان کے اشعار میں آنسو اور دل کی کیفیت ایک دوسرے سے جڑی ہوئی دکھائی گئی ہے، جو یہ بتاتی ہے کہ عشق میں جو درد و الم ہے، وہ باہم مربوط ہے۔آخری مصرعے میں رسوائی کی بات کر کے عشق کے تکلیف دہ پہلو کو بھی بیان کیا گیا ہے، جو صوفیانہ شاعری کا خاصہ ہے۔

لمحہ لمحہ اک صدی تھا اور بسر میں نے کیا
ہجر کی تاریک راتوں کا سفر میں نے کیا
سرد راتوں کا تھا موسم دل پہ نشتر کی طرح
خواہشوں کا یوں لہو شام و سحر میں نے کیا

یہاں شاعرہ نے صدیوں پر محیط ایک طویل انتظار کی کیفیت بیان کی ہے۔یہ ہجر کی تاریک راتوں کا ذکر روحانی جدائی کی علامت ہے۔خواہشات کا بیان ایک طرح کی بے چینی اور اندرونی کشمکش کو ظاہر کرتا ہے جو عشق کی راہ میں پیش آتی ہے۔اس غزل میں زمان و مکان کی قید سے ماورا ہو کر عشق کو ایک مستقل حقیقت کی طرح بیان کیا گیا ہے۔

جانے کس رنگ سے بھرے گا وہ
روشنائی ہے، کینوس میں ہوں
وہ مجھے قید کر نہیں سکتا
اپنی ہی روح کا قفس میں ہوں
انتہا ہے نہیں بشر کی مگر
بھیڑ میں اپنی ہم نفس میں ہوں

یہ غزل آزادی اور خودشناسی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

شاعرہ نے کہا کہ وہ روشنی ہے، جو بندش سے آزاد ہے۔یہ اشعار صوفیانہ فلسفے کی عکاسی کرتا ہے، جس میں انسان کی حقیقت اس کی روح کی آزادی میں مضمر ہوتی ہے۔قید کی بات کر کے اس سے نجات اور مکمل خودی کو بیان کیا گیا ہے۔یہ مکمل طور پر روحانی اور فکری بیان ہے جو صوفیانہ شاعری کی روح بن جاتا ہے۔

اکتا رہی ہوں کیوں میں بھلا اپنے آپ سے
ہو جانا چاہتی ہوں جدا اپنے آپ سے
سناٹا چیخ چیخ کے کہتا ہے رات دن
بھرتا نہیں ہے کوئی خلا اپنے آپ سے

یہ اشعار اندرونی جدائی کی کیفیت بیان کرتی ہے۔خود سے جدائی ایک صوفیانہ مفہوم رکھتی ہے جہاں انسان اپنی انا سے فاصلہ رکھ کر حقیقت کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے۔یہاں شاعرہ نے خود کو ایک منفرد وجود کے طور پر پیش کیا ہے، جو اپنی ہی شناخت سے دور ہو چکا ہے۔رات دن کی تکرار اس جدائی کی شدت کو بڑھا دیتی ہے۔یہ غزل انسان کے اندرونی سفر کی نمائندگی کرتی ہے، جو روحانیت کی جانب بڑھتا ہے۔

اداس اداس فضا، کائنات ٹھہری ہے
لبوں پر سب کے کوئی بچی بات ٹھہری ہے
نہ چاند تارے، نہ جگنو، نہ رات ٹھہری ہے
مرے خدا یہ تری کائنات ٹھہری ہے

یہاں پوری کائنات کی اداسی اور سکون کا احاطہ کیا گیا ہے۔

شاعرہ نے نہ صرف کائنات کو ایک تنہا وجود بتایا ہے بلکہ خود انسان کی تنہائی کو بھی نمایاں کیا ہے۔کائنات کا سکون اور چمکدار چیزوں کی غیر موجودگی ایک فلسفیانہ تاثر دیتی ہے کہ عشق اور خودشناسی کی راہ میں دنیا کی رنگینی بے معنویت ہے۔زمین پر صرف ایک ذاتی وجود کی بات کر کے انسان کی انفرادیت اور اس کی خودشناسی کو نمایاں کیا گیا ہے۔

یہ تمام تجزیے ایک دوسرے سے مربوط ہیں اور صوفیانہ شاعری کی گہرائی کو ظاہر کرتے ہیں۔ہر غزل ایک منفرد فلسفہ پیش کرتی ہے، جو قاری کو اندرونی کشمکش، عشق کی صعوبتیں، خودشناسی اور کائناتی حقیقتوں کی طرف لے جاتی ہے۔موصوفہ کی شاعری نہایت پرسوز، عمیق اور فکری انداز میں حقیقت کی تلاش کی نمائندگی کرتی ہے۔

سپنا احساس کی صوفیانہ شاعری عشق کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات خودشناسی، روح کی آزادی اور کائناتی تنہائی کو نہایت خوبصورتی سے بیان کرتی ہے۔ان کی شاعری کی خاص بات یہ ہے کہ ہر شعر میں ایک گہرا فلسفہ بیان ہوتا ہے جو پڑھنے والے کو سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ان کی ہر غزل ایک مکمل کہانی سناتی ہے جو عشق کی راہ میں انسان کی جدوجہد اور خودی کی حقیقت کو واضح کرتی ہے۔

بیاں وہ روشنی لفظوں میں کیا کروں احساس
گزر گئی ہے جو لمحوں میں، کیا کروں احساس
چھوڑ یہ پیار، محبت کے لطیفے، پاگل!
مجھ کو کر دیں گے مری جان یہ قصے، پاگل!

مختصراً یہ کہ میرے خیال میں سپنا احساس کی شاعری آج کے دور کے لیے نہایت معنی خیز اور ضروری ہے۔جہاں ہم تیز رفتار زندگی میں مادے کی دوڑ میں گم ہیں، وہاں ان کے کلام کی گہرائی ایک ایسا ساکت نقطہ نظر پیش کرتی ہے جو قاری کو خود کی شناخت اور حقیقت کی تلاش کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ان کی صوفیانہ شاعری ایک بصیرت ہے جو ہمیں بتاتی ہے کہ عشق صرف ایک جذباتی کیفیت نہیں بلکہ ایک مسلسل روحانی سفر ہے۔خلاصہ یہ کہ سپنا احساس کی غزلیں اور صوفیانہ شاعری ہر قاری کے لیے ایک آئینہ ہیجو اندرونی گہرائیوں کی تلاش میں رہنمائی کرتی ہے۔ان کا کلام فکری، فلسفیانہ اور روحانی تجربات کی عکاسی کرتا ہے، جو ہر پڑھنے والے کو عشق کے حقیقی پہلو سے متعارف کروانے کا طاقتور ذریعہ ہے۔میں ان کی شاعری کو اس صنف میں ایک انمول اضافہ سمجھتا ہوں، جو صوفیانہ شاعری کی روشنی میں نئے افق پیدا کرتا ہے اور قارئین کو مطالعے کی دعوت دیتا ہے

## غزل

ہر ایک آہ میں تیرا نام اُبھرنے لگا
ستارے کھو گئے ہیں، عشق کے افلاک میں
خموشی، آندھی، شعلوں سے گزرا ہوں میں
مگر نہ کوئی راہ ملی جو اُڑے عشق میں
شبوں میں پی رہا ہوں میں تیری یاد کی مے
ہر قطرہ اشکوں میں چھپا درد و فغاں عشق میں
کہا تھا سب نے، "یہ راہ جلائے گی تجھے"
مگر میں چل پڑا، کون جھٹلائے نشہ عشق میں؟
تیری صدا نے پھر سے جگایا ہے ماضی کو
وہ خواب پھر سے جاگے جو کھو گئے تھے وقت میں
توؔوک کا نام بھی نہ بھول پائے گا اندھیرا
لکھا جو اُس نے نصیب، اشعار کی زباں عشق میں

عاقب جاوید

## مومن فیاض احمد

سپروائزر، ایجوکیشنل و کریئر کاؤنسلر
صمدیہ ہائی اسکول و جونیئر کالج، بھیونڈی

تعلیم انسان کی زندگی کو سنوارنے اور کامیابی کے راستوں پر گامزن کرنے والی سب سے بڑی دولت ہے۔لیکن اکثر یہ دولت مالی تنگی اور وسائل کی کمی کی وجہ سے ہر کسی کو میسر نہیں آتی۔ہمارے معاشرے میں کئی ایسے ہونہار طلبہ ہیں جو شاندار تعلیمی صلاحیت رکھنے کے باوجود فیس، کتابوں اور دیگر اخراجات کی وجہ سے تعلیم ادھوری چھوڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ایسے طلبہ کے لیے اسکالرشپ ایک نعمتِ غیر مترقبہ سے کم نہیں۔

انہی میں سے ایک ہے این ایس ڈی ایل شکشا سہیوگ اسکالرشپ 2025 جسے National Securities Depository Limited (NSDL) کے زیر اہتمام فراہم کیا جاتا ہے۔اس اسکالرشپ کا مقصد مالی مشکلات سے دوچار مگر ذہین اور محنتی طلبہ کی تعلیم کو سہارا دینا ہے تاکہ وہ اپنے خوابوں کو حقیقت کا روپ دے سکیں۔

تعارف:

این ایس ڈی ایل شکشا سہیوگ اسکالرشپ ایک وسیع تعلیمی معاونت پروگرام ہے جو ملک بھر کے طلبہ کے لیے کھلا ہے۔اس کے ذریعے طلبہ کو زیادہ سے زیادہ ₹ 12,000 سالانہ کی امداد دی جاتی ہے، جو ان کے تعلیمی اخراجات کا بوجھ کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

درخواست دینے کی اہلیت (Eligibility):

اسکالرشپ حاصل کرنے کے لیے درج ذیل شرائط پوری کرنا لازمی ہیں:

پچھلی جماعت میں کم از کم 60 فیصد نمبرات حاصل کیے ہوں۔

خاندان کی سالانہ آمدنی ₹ 3,00,000 روپے سے کم ہو۔

یہ اسکالرشپ درج ذیل تعلیمی سطح کے لیے دستیاب ہے:

کلاس 8 سے 12، گریجویشن (BA, B.Com, B.Sc, BBA, BMS وغیرہ)،

پوسٹ گریجویشن (M.Com, MA, M.Sc وغیرہ)

اسکالرشپ لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے لیے کھلی ہے۔

مطلوبہ دستاویزات:

درخواست کے ساتھ مندرجہ ذیل کاغذات کی ضرورت ہوگی:

آدھار کارڈ یا کوئی بھی شناختی ثبوت

10ویں، 12ویں اور گریجویشن کی مارکس شیٹ ※ پچھلے تعلیمی سال کی مارکس شیٹ (اگر سیکنڈ ایئر یا آگے ہیں) ※ آمدنی کا سرٹیفکیٹ ※ طالب علم کے نام کا بینک پاس بک ※ کالج/اسکول کی فیس رسید ※ ادارے کا Bonafide سرٹیفکیٹ

فارم بھرنے کا طریقہ:

1. Vidyasaarathi ودیا سارتھی پورٹل پر جائیں اور نیا اکاؤنٹ بنا کر رجسٹریشن کریں۔

2. ذاتی معلومات، تعلیمی ریکارڈ اور فیملی انکم کے خانوں کو مکمل کریں۔

3. مطلوبہ دستاویزات کو واضح شکل میں .jpeg یا .png فارمیٹ میں اپلوڈ کریں۔

4. اسکالرشپ لسٹ میں سے NSDL Shiksha Sahyog Scholarship 2025 منتخب کریں۔

5. فارم مکمل کرنے کے بعد جمع (Submit) کردیں۔

اہم تاریخیں:

درخواستیں ستمبر 2025 کے اوائل میں شروع ہو چکی ہیں۔

آخری تاریخ: 1 اکتوبر 2025 ہے۔

کچھ کلاسوں کے لیے 22 ستمبر 2025 آخری تاریخ مقرر ہے۔

اسکالرشپ کی رقم:

منتخب طلبہ کو زیادہ سے زیادہ ₹ 12,000 سالانہ کی امداد فراہم کی جائے گی۔آج کے دور میں تعلیم ہر بچے کا بنیادی حق ہے، مگر اس حق کو پورا کرنے کے لیے مالی وسائل بھی لازمی ہیں۔این ایس ڈی ایل شکشا سہیوگ اسکالرشپ ان بچوں کے لیے امید کی کرن ہے جو مالی مسائل کے باوجود اپنی محنت اور لگن سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔

ہر اہل طالب علم اس موقع سے فائدہ اٹھائے اور بروقت درخواست جمع کرے۔یہ موقع آپ کی زندگی بدل سکتا ہے اور آپ کو کامیابی کی نئی بلندیوں تک لے جا سکتا ہے۔

اسکالرشپ تعلیمی سفر میں نئی توانائی اور جوش پیدا کرتی ہے۔آج کے طلبہ کو چاہیے کہ وہ محنت اور دعا کے ساتھ ایسے مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور اپنے خوابوں کو حقیقت میں بدلیں۔

## غزل

جس کا نہ جرائم میں کہیں نام ہے پیارے
اس شہر میں پھر بھی وہی بدنام ہے پیارے
یونہی کبھی تو ملنے بھی تم آتے نہیں تھے
لگتا ہے کوئی ہم سے تمہیں کام ہے پیارے
نادان سمجھتے ہیں کہ رب سب کا الگ ہے
جبکہ جو ہے رحمان وہی رام ہے پیارے
چل اور کہیں اب تو یہاں مول نہ کپڑے
اچھا بھی نہیں اور بہت دام ہے پیارے
پیغام محبت ہو کہ ایثار کی باتیں
دیتا تو سبق سب کو ہی اسلام ہے پیارے
ساقی کے عوض غیر کے ہاتھوں سے ملے جام
وہ جام بھلا کیسے بتا جام ہے پیارے
لوگوں کا یہ جو پیار ہے۔دولت سے ہے بڑھ کر
میرے لئے سب سے بڑا انعام ہے پیارے
اس شہر میں کس کو نہیں معلوم ہے یارو
اختر ہے مرا نام یہی عام ہے

شمیم اختر

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR
- E - SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

# تہران سے معاہدے کے بعد امریکہ نے 100 ایرانیوں کو ملک بدر کیا

واشنگٹن: واشنگٹن نے تہران سے معاہدے کے بعد تقریباً 100 ایرانیوں کو ملک بدر کر دیا ہے، ان افراد کی شناخت اور امریکہ آنے کی وجوہات واضح نہیں ہوسکیں جب کہ کچھ افراد نے کئی ماہ حراستی مراکز میں رہنے کے بعد خود رضا کارانہ طور پر واپس جانے پر آمادگی ظاہر کی۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے اے ایف پی' کے مطابق نیو یارک ٹائمز نے منگل کو رپورٹ کیا ہے کہ اخبار کے مطابق امریکہ تقریباً 100 ایرانیوں کو واپس اپنے ملک بھیج رہا ہے اور اس خبر کی تصدیق منصوبے سے واقف 2 سینئر ایرانی حکام اور ایک امریکی عہدیدار نے کی ہے جو مذاکرات میں شامل تھے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ ایک امریکی چارٹرڈ فلائٹ پیر کے روز امریکی ریاست لوزیانا سے روانہ ہوئی جو منگل کو قطر کے راستے ایران پہنچے گی۔ وائٹ ہاؤس اور امریکی محکمہ خارجہ نے رائٹرز کی تبصرے کی درخواست کا فوری طور پر جواب نہیں دیا۔ یاد رہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ امریکہ میں بغیر قانونی حیثیت کے رہنے والے افراد کی بڑی تعداد کو ملک بدر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ امریکی صدر کا موقف ہے کہ سابق امریکی صدر جو بائیڈن کے دور میں غیر قانونی سرحدی داخلوں میں اضافہ ہوا تھا لہٰذا اب یہ اقدام انتہائی ضروری ہے۔ تاہم، ان کی انتظامیہ کو ملک بدری کی شرح بڑھانے میں مشکلات کا سامنا ہے، حالانکہ انہوں نے ایسے نئے راستے بھی بنائے ہیں جن کے ذریعے تارکین وطن کو ان کے اپنے وطن کے بجائے دیگر ممالک بھیجا جاسکے۔ نیو یارک ٹائمز کے مطابق ان ایرانیوں کی شناخت اور ان کے امریکہ آنے کی وجوہات واضح نہیں ہوسکیں۔ اخبار نے مزید لکھا کہ کچھ افراد نے کئی ماہ حراستی مراکز میں رہنے کے بعد خود رضا کارانہ طور پر واپس جانے پر آمادگی ظاہر کی جب کہ کچھ نے ایسا نہیں کیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ ایران کی وزارت خارجہ ان افراد کی واپسی کے انتظامات کر رہی تھی اور انہیں یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ وہ محفوظ رہیں گے اور کسی مسئلے کا سامنا نہیں کریں گے۔ واضح رہے کہ فروری میں امریکہ نے ایران اور پاناما سمیت 119 ممالک کے شہریوں واپس بھیجا تھا جو دونوں ملکوں کے درمیان ایک معاہدے کا حصہ تھا۔

# منصورہ انجینئرنگ کالج میں پانچ روزہ سافٹ اسکل اینڈ لائف اسکل ڈیولپمنٹ ٹریننگ پروگرام کامیابی سے ہمکنار

مالیگاؤں (پریس ریلیز) جامعہ محمدیہ ایجوکیشن سوسائٹی (منصورہ) کے زیر اہتمام جاری مولانا مختار احمد ندوی ٹیکنیکل کیمپس المعروف منصورہ انجینئرنگ کالج میں گزشتہ دنوں انجینئرنگ ڈگری کورس کے سال سوم اور آخر میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کیلئے پانچ روزہ سافٹ اسکل اینڈ لائف اسکل ڈیولپمنٹ ٹریننگ پروگرام کامیابی کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ ڈاکٹر شاہ عقیل احمد نے بتایا کہ مولانا مختار احمد ندوی ٹیکنیکل میں طلبہ کے پلیسمنٹ کیلئے مختلف سرگرمیوں کو انجام دیا جا رہا ہے۔ جن میں سافٹ اسکل ٹریننگ پروگرام، ماک انٹرویو، پرسنالٹی ڈیولپمنٹ پروگرام، انگلش کمیونیکیشن اسکل پروگرام، پلیسمنٹ ڈرائیو، انڈسٹریل وزٹ اور کمپنیوں کے ساتھ ایم او یو وغیرہ شامل ہیں۔ اس مقاصد کے پیش نظر منصورہ انجینئرنگ کالج میں قائم ٹریننگ اینڈ پلیسمنٹ سیل کی جانب سے منعقد اس پروگرام میں ناسک کے سنیئر ٹرینرز جناب مادھوکر دوبے (سافٹ اسکل سرٹیفائڈ ٹرینرز) اور محترمہ پرتیا کارکالے نے طلبہ کو شخصیت سازی، کمیونی کیشن اسکل، گروپ ڈسکشن، خود اعتمادی، بائیوڈاٹا اور عریضہ نویسی سمیت انڈسٹری کے تقاضوں کے مطابق خصوصی تربیت فراہم کی۔ اس پروگرام کے کوآرڈینیٹر پروفیسر اسماعیل انصاری (ٹریننگ اینڈ پلیسمنٹ آفیسر) نے پلیسمنٹ کے لئے اس پروگرام کی اہمیت پر روشنی ڈالی، جبکہ ڈاکٹر آصف رسول (ڈین، ٹی اینڈ پی) نے اس کی کامیابی میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اس پروگرام کے مہمان و مقرر خصوصی جناب مادھوکر دوبے اور محترمہ پرتیا کارکالے میڈم کا جامعہ محمدیہ ایجوکیشن سوسائٹی کے سکیریٹری جناب راشد مختار صاحب کے ہاتھوں استقبال کیا گیا۔ وہیں جامعہ محمدیہ کے چیئرمین جناب ارشد مختار صاحب نے اس پروگرام کے کامیابی پر ٹیم ٹریننگ اینڈ پلیسمنٹ اور پروگرام میں شریک طلبہ کو مبارکباد پیش کی۔ اس طرح سے ڈاکٹر یعقوب انصاری (پرنسپل، ڈپلومہ کالج)، ڈاکٹر سلمان بیگ (ڈین اکیڈمکس)، ڈاکٹر نوید حسین (ڈین ریسرچ)، ڈاکٹر دلاور حسین (ڈین ایڈمیشن)، ڈاکٹر فہد اقبال (ڈین آئی کیو آے سی) اور دیگر ذمہ داران نے طلبہ کو نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس پروگرام میں روزانہ ڈیڑھ سو سے زائد انجینئرنگ ڈگری کورس کے سال سوم اور آخر میں زیر تعلیم طلبہ نے شرکت کی اور استفادہ کیا۔ اس پرگرام کو کامیاب بنانے میں پروفیسر اسماعیل انصاری (ٹریننگ اینڈ پلیسمنٹ آفیسر)، پروفیسر فیضان انصاری، پروفیسر مومن شہباز، پروفیسر محسن صدیقی، پروفیسر فہد بلال، پروفیسر زاہد فیضی، پروفیسر جویریہ صدف، اوبناش آہیر، نکھل لاڈ کے اور دیگر نان ٹیچنگ اسٹاف نے بھرپور تعاون پیش کیا۔

# کوئٹہ میں فتنۃ الخوارج کا خودکش حملہ، ۱۰/ افراد جاں بحق

کوئٹہ: کوئٹہ میں حالی روڈ پر ایف سی ہیڈکوارٹرز کے قریب فتنۃ الخوارج کے دہشت گردوں نے حملہ کر دیا، خودکش دھماکے میں 10 افراد جاں بحق اور 32 زخمی ہو گئے، واقعے میں خودکش حملہ آور سمیت 6 دہشت گرد ہلاک ہو گئے۔ ڈان نیوز کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں واقع حالی روڈ پر واقع ماڈل ٹاؤن کے علاقے میں ایف سی ہیڈکوارٹرز پر سفید سوزوکی وین کے ذریعے خودکش حملہ کیا گیا۔ خودکش حملہ آور کے ساتھ آنے والے دہشت گردوں نے دھماکے کے بعد ایف سی ہیڈکوارٹرز میں داخل ہونے کی کوشش کی تاہم ایف سی نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے تمام 5 دہشت گردوں کو جہنم واصل کر دیا، حملے میں 2 ایف سی اہلکار زخمی ہوئے۔ صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ کا کہنا ہے کہ دھماکے میں 10 افراد جاں بحق اور 32 زخمی ہوئے، جنہیں سول ہسپتال اور ٹراما سینٹر منتقل کیا گیا ہے، جہاں 5 زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔ سیکیورٹی ذرائع کے مطابق حملہ آور ایف سی کی وردی میں ملبوس تھے، تمام دہشت گرد مارے گئے۔ پولیس کے مطابق واقعہ ایف سی ہیڈکوارٹر کے قریب پیش آیا، دھماکے کے بعد شدید فائرنگ بھی کی گئی۔ دھماکے کے بعد سامنے آنے والی فوٹیجز میں طویل فاصلے سے دھوئیں کے بادل اٹھتے ہوئے دیکھے جاسکتے ہیں۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس ایس پی) اسپیشل آپریشنز کوئٹہ محمد بلوچ کے مطابق دھماکا اس وقت ہوا۔

# ریاست مہاراشٹر کے محکمہ اعلیٰ اور تکنیکی تعلیم کے ذریعہ مولانا آزاد کالج کو پہلا انعام

پونے: مولانا آزاد کالج چھترپتی سمبھاجی نگر (اورنگ آباد- مہاراشٹر) کے "گرین کلب" کو ریاست مہاراشٹر کے محکمہ اعلیٰ اور تکنیکی تعلیم کے ذریعہ تنتر شاستر ودیاپیٹھ ※ شیواجی نگر، پونے میں منعقدہ ایک پروگرام میں بہترین گرین کلب" کا ایوارڈ دیا گیا۔ یہ ایوارڈ مولانا آزاد کالج کے پرنسپل ڈاکٹر مظہر احمد فاروقی کو ریاست مہاراشٹر کے اعلیٰ اور تکنیکی تعلیم کے وزیر چندرکانت دادا پاٹل کی موجودگی میں اعلیٰ اور تکنیکی تعلیم کے ڈائریکٹر ڈاکٹر شیلیندر دیولنکر، یونیسیف کے یوسف کبیر، ڈائریکٹر ٹیکنیکل ایجوکیشن، مہاراشٹر اسٹیٹ، ڈاکٹر ونود موہتکر، اور یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی کے وائس چانسلر، پروفیسر بھیرود کے بدست پیش کیا گیا۔ یونیسیف اور حکومت مہاراشٹر کے ذریعہ ریاست بھر میں کالجوں کے مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں محکمہ کے کل 360 کالجوں نے حصہ لیا۔ جس میں مولانا آزاد کالج نے 100 میں سے 90 نمبر حاصل کر کے پہلی پوزیشن حاصل کی، آئی بی پاٹھک مہیلا مہاودیالیہ نے 100 میں سے 85 نمبر حاصل کر کے دوسرا اور دیوگیری کالج نے 100 میں سے 85 نمبر حاصل کر کے تیسرا مقام حاصل کیا۔ مولانا آزاد کالج آف آرٹس سائنس اینڈ کامرس کے پروفیسر اشفاق خان کی رہنمائی میں ※ گرین کلب ※ مختلف سرگرمیاں انجام دے رہا ہے، جس میں N.S.S. پروگرام کے ذریعے سرگرمیاں، درخت لگانا، بارش کے پانی کی ذخیرہ اندوزی، پلاسٹک کا استعمال روکنا، نل کے پانی کے رساؤ کو روکنا اور پانی کی بچت شامل ہیں۔ حکومت مہاراشٹر کے ذریعہ تیار کردہ ایپ کے مطابق، مولانا آزاد کالج کے طلباء نے 2023-24 اور 2024-25 کے دو سالوں میں 1 کروڑ 20 لاکھ لیٹر پانی کی بچت کی ہے۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ مولانا آزاد کالج کے علاقے میں طلباء کی طرف سے درختوں کی گنتی ریکارڈ کی گئی ہے اور 120 نباتی انواع کے 1100 درختوں کو ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، کالج کی طرف سے رسول پورہ میں باقاعدہ درخت لگائے جا رہے ہیں۔ یہ ایک پسماندہ گاؤں ہے جسے کالج نے اپنایا ہے۔ مولانا آزاد کالج برائے سبز مہاراشٹر اور ماحولیاتی تحفظ کا نوٹس لیتے ہوئے حکومت مہاراشٹر نے آج کالج کو اعزاز سے نوازا ہے۔ اس موقع پر مولانا آزاد ٹرسٹ کے چیئرمین جناب فرحت جمال کے ساتھ ساتھ پورے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے طلبہ، پرنسپل اور مولانا آزاد کالج کے تمام تدریسی وغیر تدریسی عملے کو مبارکبادی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ (مرسلہ- پروفیسر رفیع الدین ناصر) فوٹو کیپشن:- پرنسپل ڈاکٹر مظہر احمد فاروقی ایوارڈ حاصل کرتے ہوئے ساتھ میں ڈاکٹر اشفاق خان بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔

# اندھیری: عمارت کی گیلری کا حصہ منہدم

ممبئی: حکام نے بتایا کہ ممبئی کے اندھیری علاقے میں منگل کی صبح ایک دو منزلہ عمارت کی گیلری کا ایک حصہ منہدم ہو گیا۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ یہ واقعہ صبح 11.30 بجے سہار ایئرپورٹ روڈ پر واقع پی اینڈ ٹی کالونی میں پیش آیا۔ اس رہائشی عمارت کی گیلری کا ایک حصہ منہدم ہو گیا۔ ابھی تک کسی کے زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ہے۔ فائر بریگیڈ، پولیس اور شہری وارڈ کے عملے کی ٹیموں کو فوری طور پر ریسکیو اور سیفٹی کا جائزہ لینے کے لیے موقع پر بھیجا گیا تھا۔ تھانے میں بھی اسی طرح ایک ہاؤسنگ سوسائٹی میں ریٹیننگ وال گر گئی، کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ ہاؤسنگ سوسائٹی میں ایک اہلکار زخمی ہوا تھا۔ تھانے میونسپل کارپوریشن کے ڈیزاسٹر منیجمنٹ سیل کے سربراہ یاسین تڑوی نے بتایا کہ اتوار کو مانپاڑہ علاقے میں ٹیکوجنی واڑی کے قریب نیل کنٹھ گرین سوسائٹی میں یہ واقعہ پیش آیا تھا۔

# راشٹروادی کانگریس (شرد چندر پوار) کی جانب سے سیلاب زدہ علاقوں میں امدادی سامان روانہ

## فوری طور پر 'قحط باراں' اور عام قرض معافی کا اعلان کیا جائے: سپریا سُلے

## سیلاب سے متاثر کسانوں اور شہریوں کو اشیائے ضروریہ کے ساتھ مالی امداد بھی ناگزیر: ششی کانت شندے

ممبئی: مہاراشٹر میں ہونے والی حالیہ شدید بارش کے نتیجے میں کسانوں کے ساتھ ہی عام شہریوں کی زندگی بھی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ کسانوں کی محنت سے تیار ہونے والی فصلیں پانی میں بہہ گئیں ہیں اور شہریوں کے مکانات و گھریلو سامان بھی تباہ ہو گئے ہیں۔ اس نازک گھڑی میں راشٹروادی کانگریس (شرد چندر پوار) کی جانب سے ممبئی کے مرکزی دفتر سے آج ابتدائی مرحلے میں سات سے دس ٹرک اشیائے خورد و نوش اور دیگر اشیائے ضروریہ روانہ کیے گئے تاکہ متاثرین کو فوری طور پر مدد پہنچائی جا سکے۔ اس موقع پر پارٹی کی قومی کارگزار صدر اور رکن پارلیمنٹ سپریا سُلے نے کہا کہ پوار صاحب نے سیلابی صورتحال پر قابو پانے کے لیے ریاستی حکومت کو دو تفصیلی خطوط لکھ کر فوری اقدامات کی سفارش کی ہے۔ دو ماہ قبل ہی انہوں نے مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ سے ملاقات کر کے 'قحط باراں' کے اعلان اور عام قرض معافی پر زور دیا تھا، لیکن اب بارش کی شدت اور نقصان کے پیش نظر حکومت کو دو سطح پر کام کرنا ہوگا۔ ایک جانب 'قحط باراں' کا فوری اعلان اور قرضوں کی معافی اور دوسری جانب متاثرین کی باز آبادکاری کے اقدامات۔ سپریا سُلے نے کہا کہ پنجاب حکومت نے متاثرہ کسانوں کو پچاس ہزار روپے فی ایکڑ دیے ہیں، اسی طرز پر مہاراشٹر میں بھی براہِ راست مالی امداد (Direct Benefit Transfer) فراہم کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ مرکزی وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان سے بھی ملاقات کر چکی ہیں، تاہم مرکز سے ریاست کو کتنی امداد ملے گی، یہ واضح ہونا باقی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس وقت قوانین اور ضوابط کی پابندی کرنے کے بجائے انسانی ہمدردی کا مظاہرہ ضروری ہے۔ یہ وقت کاغذی کارروائی کا نہیں، بلکہ مٹی کے بیٹوں کو سہارا دینے کا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سیلاب سے کسانوں کو بے انتہا نقصان ہوا ہے۔ اب حکومت کو اسکولوں اور کالجوں کی بحالی، طلبہ کو کتب و کاپیاں فراہم کرنے، اور متاثرہ علاقوں میں غیر فعال سرکاری مشینری کو فعال کرنے جیسے اقدامات کرنے چاہئیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر صنعتکاروں کے ہزاروں کروڑ روپے کے قرضے معاف ہو سکتے ہیں تو غریب کسانوں کے قرض کیوں نہیں؟ انہوں نے سوال اٹھایا کہ حکومت کسانوں کے ساتھ اس قدر سخت رویہ کیوں اختیار کر رہی ہے۔ پارٹی کے ریاستی صدر اور رکن اسمبلی ششی کانت شندے نے کہا کہ شرد پوار صاحب اور سپریا سُلے کی ہدایت پر سیلاب سے متاثر ہونے والے کسانوں اور شہریوں کو اشیائے ضروریہ کے ساتھ ساتھ مالی امداد بھی فراہم کی جائے گی۔ ابتدائی طور پر بیڑ اور سولا پور اضلاع میں امدادی سامان روانہ کیا گیا ہے، جس میں غذائی اجناس کے کِٹ اور کھیتی باڑی کے لیے درکار اشیا شامل ہیں۔ ہر ضلع سے پارٹی کے عہدیداران اور کارکنان اپنے قریبی آفت زدہ علاقوں میں امداد پہنچائیں گے۔ ششی کانت شندے نے کہا کہ متاثرین کو صرف اشیائے ضروریہ ہی نہیں بلکہ مالی معاونت بھی فراہم کی جائے گی تاکہ وہ اپنے اجڑے ہوئے گھروں اور زندگیوں کو دوبارہ کھڑا کر سکیں۔ کئی علاقوں میں مکانات گر گئے ہیں جنہیں دوبارہ تعمیر کرنے کے لیے مالی امداد لازمی ہے۔ دریں اثنا راشٹروادی کانگریس (ممبئی ڈویژن) کی جانب سے آج سیلاب سے متاثر ہونے والے کسانوں اور شہریوں کے لیے گیارہ لاکھ روپے کا چیک پارٹی کے صوبائی دفتر کے ریلیف ڈیپارٹمنٹ کو دیا گیا۔ یہ رقم متاثرین کی باز آبادکاری کے لیے تقسیم کی جائے گی۔ ہر ضلع کی سطح پر بھی عہدیداران اور کارکنان کم از کم پانچ لاکھ روپے جمع کر کے سیلاب زدگان تک پہنچائیں گے۔ اس موقع پر قومی کارگزار صدر و رکن پارلیمنٹ سپریا سُلے، ریاستی صدر ششی کانت شندے کے علاوہ سابق وزیر راجیش ٹوپے، ممبئی ڈویژن کی صدر راکھی جادھو، ریاستی جنرل سکریٹریز ادیتی نلاوڈے اور سُشیلا مورالے، اقلیتی شعبہ (ممبئی) کے صدر سہیل صوبیدار، سماجی انصاف شعبہ (ممبئی) کے صدر سنیل شندے، پونے دیہی کے ضلعی نائب صدر مہادیو کونڈھرے اور پمپری- چنچوڑ شہر کے ضلعی صدر تشار کامٹے سمیت پارٹی کے دیگر عہدیداران اور کارکنان بڑی تعداد میں موجود تھے۔

# رائے گڑھ میں پارٹی کو مضبوط بنانے کے لیے میچ ونرانگ کھیلنی ہوگی: سنیل تتکرے

## پنویل اور اُرن کے شندے گروپ شیوسینا کے عہدیداروں نے نیشنلسٹ کانگریس پارٹی میں شمولیت اختیار کی

ممبئی: ایک زمانے میں کانگریس کا مضبوط گڑھ مانا جانے والا رائے گڑھ ضلع آج نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کا اہم مرکز بن چکا ہے۔ اس موقع پر این سی پی کے ریاستی صدر اور رکن پارلیمنٹ سنیل تتکرے نے کہا کہ جس طرح سچن تندولکر اپنی میچ ونر اننگز کے ذریعے ٹیم کو کامیابی دلاتے تھے، اسی طرح ہمیں بھی مستقبل میں رائے گڑھ ضلع میں پارٹی کو تقویت پہنچانے کے لیے میچ ونر اننگ کھیلنی ہوگی۔ انہوں نے یہ اپیل ممبئی میں ایک پروگرام کے دوران کی۔ اس موقع پر پنویل اور اُرن کے شیوسینا (شندے گروپ) کے متعدد عہدیداروں اور مقامی رہنماؤں نے نیشنلسٹ کانگریس پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔ شمولیت کے اس پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے سنیل تتکرے نے کہا کہ پارٹی نے ہمیشہ شیو، شاہو، پھولے اور امبیڈکر کی فکری روایت پر ثابت قدمی کے ساتھ عمل کیا ہے۔ اسی نظریے پر قائم رہتے ہوئے ہم نے قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) میں شمولیت کا فیصلہ کیا، جسے ریاست کے عوام نے بڑے پیمانے پر حمایت دی اور اسمبلی انتخابات میں بھاری کامیابی دلائی۔ مستقبل میں بھی نیشنلسٹ کانگریس، این ڈی اے کے ایک مضبوط اتحادی کی حیثیت سے بہترین کام کرے گی، اس کا مجھے پورا یقین ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ رائے گڑھ ضلع میں پارٹی کی جڑیں مضبوط ہیں اور نئی شمولیت سے اس میں مزید توانائی آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ وقت سیاسی یکجہتی اور ترقی کے ایجنڈے کو آگے بڑھانے کا ہے، تاکہ عوام کو بہتر متبادل فراہم کیا جا سکے۔ پارٹی میں شامل ہونے والوں میں شیوسینا (شندے گروپ) کے یوا سینا ریاستی سکریٹری اور کوکن کوآرڈینیٹر روپیش پاٹل، سماجی کارکن تجس ڈھکی، یوا سینا ضلع صدر روشن پاٹل، یوا سینا اسمبلی صدر روشن کرشن پجاری، کھار گھر کے نائب شہر صدر شیلیش شندے، کھار گھر کی خواتین شہر صدر چنچلا سندیش بنکر اور مسلم یوتھ لیڈر حاجی مدثر پٹیل شامل تھے۔ ان رہنماؤں کی شمولیت کو رائگڑھ سمیت کوکن خطے میں این سی پی کے لیے ایک بڑی سیاسی کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔ اس موقع پر نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے ریاستی صدر اور رکن پارلیمنٹ سنیل تتکرے کے ساتھ سینئر لیڈر اور سابق وزیر نواب ملک، پارٹی کے خزانچی اور رکن اسمبلی شیوجی راؤ گرجے، مولانا آزاد اقلیتی مالیاتی کارپوریشن کے صدر مشتاق انتولے، چیف ترجمان آنند پرانچپے، ریاستی ترجمان سنجے تتکرے، ریاستی ترجمان سورج چوہان، رائگڑھ ضلع صدر سدھاکر گھاڑے، ریاستی جنرل سکریٹری لطیف تامبولی سمیت پارٹی کے دیگر عہدیداران اور کارکنان بڑی تعداد میں موجود تھے۔

# نویل جامع مسجد کی عمارت میں طلباء کے ہوسٹل کا افتتاح کوکن گلوبل فاؤنڈیشن نے کیا

پنویل (زبیر فطرت) گزشتہ اتوار کو شام میں جامع مسجد پنویل کی ایک کشادہ املاک طویل عرصے سے استعمال نہیں ہو رہی تھی آخر موجودہ ٹرسٹیز نے باقاعدہ ٹینڈر کے ذریعے اس املاک کو کوکن گلوبل فاؤنڈیشن ادارہ کو کرایہ پر دیا گیا۔ تلاوت مولانا اوسامہ نے کی تھی استقبالیہ تقریر کرتے ہوئے جامع مسجد پنویل کے مفتی رضی صاحب نے کہا کہ الحمدللہ ٹرسٹیز کی محنت سے عمارت کی از سر نو تعمیر مکمل ہوئی ہے اور طلباء کے لئے ہوسٹل شروع ہوگا آپ نے فرمایا کہ تعلیم و تربیت آج ضروری ہے۔ نور پٹیل صاحب نے اس سلسلے میں تفصیل دی اور کہا کہ جب اس عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا تو اس وقت پنویل، تلوجے کے لوگوں نے عطیات دے کر مدد کی تھی۔ ان کے جذبات کو سراہا گیا آپ نے کہا کہ یہ املاک طویل عرصے تک بند تھی اور موجودہ ٹرسٹیز نے اس عمارت کو کرایہ پر کوکن گلوبل فاؤنڈیشن ادارہ کو دیا گیا جس سے مسجد کی آمدنی میں اضافہ ہوگا چیف ٹرسٹی کاشف دیوان نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس کام میں لوگوں نے تعاون کیا تھا اور آج ہمارا خواب شرمندۂ تعبیر ہوا ہے۔ کوکن گلوبل فاؤنڈیشن ادارہ کے سربراہ شمیم چوگلے کھیڈ کے ساتھ ادارہ کے ممبران موجود تھے نامہ نگار کو شمیم چوگلے نے کہا کہ اس ادارہ کے ممبران زیادہ تر بیرون ہند میں ہیں اور اس کام کو مکمل کرنے میں میرے ساتھیوں نے بھرپور تعاون کیا گیا تھا رسم افتتاح میں صدر جلسہ مولانا عبدالقیوم قاضی صاحب نے جامع دعا کی تھی اور دیگر مہمانان خصوصی میں عبدالحمید پٹیل بابو بھائی، ناظم نالکھانڈے اور مولانا گلزار دکنی عارف ڈونگرے، زبیر پٹو عاطف مستے اور پنویل کے نوجوانوں نے بڑھ کر حصہ لیا اور یہ باوقار تقریب کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ چیف ٹرسٹی کاشف دیوان جاوید خطیب یسین پٹیل، مصدق دیوان، رمیز سعید ملا، ٹرسٹ کے منیجر امتیاز پاولے، عبدالقدوس دولاڑے، آخر تک انہوں انتظامات کو خوش اسلوبی سے سرانجام دیا اس موقع پر آل اتحاد ادارہ نے مہمان خصوصی کو خوبصورت گھڑی پیش کی گئی تھی۔ پروگرام کے اختتام کے بعد لوگوں نے نامہ نگار کو بتایا کہ جامع مسجد پنویل کے ٹرسٹیز کی محنت وجانفشانی کو سراہتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ہوسٹل شروع کر کے طلباء کی رہائش کردی گئی جو قابل تحسین جذبہ ہے۔

# صدیقی ویلفیئر سوسائٹی کا مفت وخیراتی ڈیجیٹل ایکس رے سینٹر کا افتتاح

چھترپتی سنبھاجی نگر (26 ستمبر، 2025): 2006 سے سماجی خدمت میں ایک معتبر نام، صدیقی ویلفیئر سوسائٹی نے امریکہ کی ایجوکیشن، سوشل اینڈ کلچرل آرگنائزیشن (ESCO) کے مالی تعاون سے ایک جدید مفت وخیراتی ڈیجیٹل ایکس رے سینٹر کا افتتاح کر دیا ہے۔ یہ سہولت سن رائیز ہسپتال، این-6، CIDCO، چھترپتی سنبھاجی نگر کے احاطے میں قائم کی گئی ہے تاکہ عوام کو اس تک آسانی سے رسائی حاصل ہو سکے۔ افتتاحی تقریب کی صدارت اورنگ آباد ٹرانسپورٹ کمپنی کے ڈائریکٹر جناب فیاض خان نے کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر ارشد مالک، بلڈر جناب سمیر ساجد، جناب احزان الحق، جناب مجاہد پٹیل، اور جناب شمیم صاحب جیسے معزز مہمانان خصوصی بھی موجود تھے۔ سوسائٹی کے جنرل سکریٹری جناب مسیح الدین صدیقی نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں سوسائٹی کی صحت عامہ کے شعبے میں وابستگی پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کے پہلے سے قائم مفت و خیراتی ڈائیلسس سینٹر کی کامیابی کا حوالہ دیا۔ انہوں نے زور دیا کہ یہ نیا ڈیجیٹل ایکس رے سینٹر ضرورت مند مریضوں کو جامع ڈائیگناسٹک کیئر مہیا کرنے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ صدر مہمان جناب فیاض خان نے سوسائٹی کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا،" صدیقی ویلفیئر سوسائٹی کا کام واقعی قابل تعریف ہے۔ میں اس نئی کامیابی پر پوری ٹیم کو مبارکباد دیتا ہوں اور سماجی خدمت کے میدان میں ان کی مستقبل کی کاوشوں کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔" جناب ظفر پٹیل نے مہمانوں، عطیہ دہندگان اور تمام حامیوں کا رسمی شکریہ ادا کیا۔ تقریب کی کامیاب تنظیم اور سہولت کاری میں جناب شیخ وسیم، جناب ارشد خان، جناب سید سکندر، جناب مصعب صدیقی، اور جناب شیخ سلمان کا کلیدی کردار رہا۔ یہ نیا مفت وخیراتی ڈیجیٹل ایکس رے سینٹر اب فعال ہے اور کم وسائل والے مریضوں کی خدمت کرتے ہوئے ان کے مالی بوجھ کو کم کرنے اور بروقت تشخیص و علاج کو بہتر بنانے کا عزم رکھتا ہے۔ 2006 میں قائم ہونے والی صدیقی ویلفیئر سوسائٹی صحت کے شعبے پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہے، جس کا ایک کامیاب مفت وخیراتی ڈائیلسس سینٹر پہلے ہی سے کام کر رہا ہے۔ اس نئے ڈیجیٹل ایکس رے سینٹر کے افتتاح سے معاشرے کے تمام طبقات تک ضروری طبی خدمات کی رسائی کو یقینی بنانے کے سوسائٹی کے عزم میں مزید اضافہ ہوا ہے۔

# ریاست کے اورنگ آباد، امنبا جوگائی سمیت 18 اسپتالوں میں کینسر کا معیاری علاج دستیاب ہوگا کابینہ اجلاس میں مہا کیئر فاؤنڈیشن کے قیام کا فیصلہ

ممبئی: **(ضمیر قاضی)**، ممبئی کی رپورٹ 30 ستمبر: ریاست کے کینسر کے مریضوں کو معیاری علاج فراہم کرنے کے فاؤنڈیشن" (مہا کیئر فاؤنڈیشن) کے قیام کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے تحت ریاست بھر کے 18 اسپتالوں میں کینسر سے متعلق اجلاس میں یہ فیصلہ لیا گیا۔ اس اقدام سے ریاست میں کینسر سے متعلق ڈے کیئر مراکز کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔ اس پر ریڈیو تھراپی، کیموتھراپی، اعلیٰ تعلیمی کورسز، تمام اقسام کے کینسر کی تشخیص، سرجری، فزیوتھراپی، نفسیاتی علاج و سہارا، تحقیق کے میموریل اسپتال کو ایل-1 سطح کا سرکردہ ادارہ قرار دیا گیا ہے۔ چھترپتی سنبھاجی نگر (اورنگ آباد)، چندر پور، ناگپور، جے جے ریفرل اسپتالوں سمیت کل 8 مراکز کو ایل-2 سطح پر شامل کیا گیا ہے۔ اسی طرح، امباجوگائی (بیڑ)، ناندیڑ، یاوت مال، کما 9 اسپتال ایل-3 سطح پر طے کیے گئے ہیں۔ ایل-2 مراکز پر کینسر کے اعلیٰ تعلیمی کورسز جیسے ایم ڈی، ایم ایس، ڈی ایم-ایم سی "مہا کیئر فاؤنڈیشن" کمپنی قائم کی جائے گی۔ اس کے تحت کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر بھی بنایا جائے گا تاکہ تمام مراکز میں ہم آہنگی گا۔ فاؤنڈیشن کو کینسر کے مریضوں کی دیکھ بھال کے لیے این جی اوز کی مدد لینے کی اجازت ہوگی۔ نئی علاجی طریقوں پر تحقیق، بھی شروع کیے جائیں گے۔ مہا کیئر فاؤنڈیشن کو ابتدائی طور پر 100 کروڑ روپے کا سرمایہ دیا جائے گا۔ مزید یہ کہ مہاتما فاؤنڈیشن کلینکل ٹرائلز، عطیات، انٹرنیشنل فنڈنگ اور کارپوریٹ سوشل ریسپانسبلٹی (CSR) کے ذریعے بھی فنڈز اکٹھے

لیے جامع کینسر سروس پالیسی طے کی گئی ہے۔ اس مقصد کے لیے "مہاراشٹر کینسر کیئر، ریسرچ اینڈ ایجوکیشن خصوصی علاج و معالجہ فراہم کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی صدارت میں منگل کو منعقدہ کابینہ پالیسی کے تحت کینسر اسپتالوں کی تین سطحی درجہ بندی کی گئی ہے: ایل-1، ایل-2 اور ایل-3۔ ان مراکز ساتھ ساتھ پالیئیٹیو کیئر، ادویات کی سہولت اور عوامی بیداری کے پروگرام چلائے جائیں گے۔ ٹاٹا اسپتال ممبئی، چھترپتی شاہو مہاراج اسپتال کولہاپور، بی جے میڈیکل کالج پونے، ناشک اور امراوتی کے اسپتال وا البلیس اسپتال ممبئی، ستارا، بارامتی، جلگاؤں، رتنا گیری اور شریڈی سنستھان کے اسپتال سمیت ایچ اور ڈی این بی فیلوشپ فراہم کی جائیں گی۔ ان اسپتالوں کو درکار وسائل، فنڈز اور رہنمائی کے لیے قائم کی جاسکے۔ فاؤنڈیشن کے روزمرہ انتظامات کے لیے ماہرین پر مشتمل ایگزیکٹیو بورڈ تشکیل دیا جائے مقامی سطح پر صحت کے منصوبے، لائف اسٹائل سے متعلق بیداری اور بیماریوں کی روک تھام کے پروگرام پھولے جن آروگیہ یوجنا کے تحت کینسر اسپتالوں کی آمدنی کا 20٪ حصہ بھی فاؤنڈیشن کو دیا جائے گا۔ کرے گی۔ ایل-3 اسپتالوں کے لیے مشینری، وسائل اور انتظام پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ

(PPP) ماڈل کے تحت ہوگا۔ صرف شریڈی اسپتال کے تمام اخراجات شریڈی سنستھان برداشت کرے گا۔ ایل-2 مراکز کے اخراجات کے لیے 529,1 کروڑ 38 لاکھ روپے اور ایل-3 مراکز کے لیے 147 کروڑ 70 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ ---مہا کیئر فاؤنڈیشن کی تشکیلفاؤنڈیشن کے صدر وزیر اعلیٰ، جبکہ دونوں نائب وزیر اعلیٰ نائب صدر ہوں گے۔ اس کے علاوہ طبی تعلیم و ادویات کے وزیر، صحت کے وزیر، دونوں وزرائے مملکت، فنانس ڈپارٹمنٹ کے اعلیٰ حکام، میڈیکل ایجوکیشن کمشنر، ڈائریکٹر آف ہیلتھ سروسز، ٹاٹا کینسر اسپتال کے نمائندے اور دیگر ماہرین شامل ہوں گے۔ ---400 مراکز سے چار لاکھ روزگار کے مواقع کابینہ اجلاس میں "مہاراشٹر گلوبل کیپیسیٹی سینٹر پالیسی" کو منظوری دی گئی۔ اس پالیسی سے ریاست میں 600,50 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری اور چار لاکھ نئی ملازمتیں پیدا ہونے کی امید ہے۔ یہ پالیسی 2025 سے 2030 تک نافذ رہے گی۔ فی الحال ریاست میں 400 گلوبل کیپیسیٹی سینٹرز ہیں، جہاں تقریباً چار لاکھ افراد کو روزگار ملا ہے۔ اس پالیسی کے دوران مزید 400 مراکز قائم کر کے مزید چار لاکھ ملازمتیں فراہم کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے۔ ---"مہا جیوٹیک" کارپوریشن کا قیام ریاست میں جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے لیے "مہا جیوٹیک کارپوریشن" قائم کیا جائے گا۔ اس کے لیے 106 اسامیوں کی منظوری بھی دی گئی ہے۔ مرکزی دفتر ممبئی کے جی ایس ٹی بھون وڈالا میں قائم کیا جائے گا۔ ---وزیر اعظم کُسوم اسکیم کے لیے فنڈ کابینہ اجلاس میں بجلی کی فروخت پر اضافی سیلز ٹیکس لگانے کی منظوری دی گئی۔ اس سے "وزیر اعظم کُسوم اسکیم" کو فنڈ ملے گا، جس کے ذریعے کسانوں کو دن کے وقت آبپاشی کے لیے بجلی دستیاب ہوگی۔ اب ہر یونٹ پر اضافی ٹیکس 04.11 پیسے سے بڑھا کر 94.20 پیسے کر دیا گیا ہے۔ اس اسکیم کے تحت ریاست میں 5.6 لاکھ سولر پمپ لگائے جا رہے ہیں، جن میں سے اب تک 23.4 لاکھ پمپ نصب ہو چکے ہیں۔ ---پھلٹن میں سینئر سول کورٹ ستارا ضلع کے پھلٹن میں سینئر سول کورٹ کے قیام کی منظوری دی گئی۔ اس کے لیے 21 مستقل اور 4 کنٹریکٹ پر اسامیاں بھری جائیں گی۔ عدالت کے اخراجات کے لیے 1 کروڑ 84 لاکھ روپے کی منظوری بھی دی گئی ہے۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

# تینوں افواج کا انضمام اب آپریشنل ضرورت بن گیا ہے: راجناتھ سنگھ

نئی دہلی، 30 ستمبر (یو این آئی) وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا ہے کہ موجودہ دور میں بری، بحری، فضائی، خلائی اور سائبر اسپیس کے شعبے آپس میں گہرائی سے جڑے ہوئے ہیں اور سکیورٹی کے بدلتے ہوئے خدوخال اور خطرات کی پیچیدگی کو دیکھتے ہوئے تینوں افواج کے انضمام کی ضرورت بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں ہمیں جو چیلنجز درپیش ہیں، ان کا بہتر حل یہی ہے کہ ہم سب مل کر ان کا مقابلہ کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ انٹراوپریبلٹی اور انضمام اب صرف ایک مطلوبہ ہدف نہیں رہے بلکہ ایک آپریشنل ضرورت بن چکے ہیں۔ راجناتھ سنگھ نے منگل کے روز یہاں تینوں افواج کے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری افواج کو دنیا کی بہترین افواج میں شمار کیا جاتا ہے اور ہر فوج کی اپنی شاندار روایت اور پہچان ہے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ انضمام اور ہم آہنگی کے بغیر جو تجربات، اقدار یا نئی چیزیں کسی ایک فوج نے سیکھی ہیں وہ اسی تک محدود رہ جاتی ہیں اور اس کا فائدہ دوسری فوج کو نہیں مل پاتا۔ انہوں نے کہا کہ اکیسویں صدی میں سکیورٹی اور خطرات کی نوعیت بدل چکی ہے اور یہ پہلے سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہو گئے ہیں۔ اس تناظر میں تینوں افواج کے درمیان انضمام لازمی ہے تاکہ مشترکہ طور پر چیلنجز کا مقابلہ کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا، ”اکیسویں صدی میں سکیورٹی کا نقشہ کافی بدل چکا ہے۔ خطرات پہلے کے مقابلے کہیں زیادہ پیچیدہ ہو گئے ہیں۔ آج بری، بحری، فضائی، خلائی اور سائبر اسپیس کے تمام شعبے ایک دوسرے سے گہرے طور پر جڑ گئے ہیں۔

ایسے وقت میں کوئی بھی فوج یہ سوچ کر الگ تھلگ نہیں رہ سکتی کہ وہ اپنے دائرے میں اکیلے سب کچھ سنبھال لے گی۔ آج کے دور میں، ہمارے سامنے جو چیلنجز آ رہے ہیں، ان کا بہترین حل یہی ہے کہ ہم سب مل کر ان کا مقابلہ کریں۔“ انہوں نے کہا کہ انٹراوپریبلٹی اور انضمام اب محض ایک مطلوبہ ہدف نہیں رہے بلکہ یہ آپریشنل ضرورت بن چکے ہیں۔ آپریشن سندور کی مثال دیتے ہوئے اُنھوں نے کہا کہ یہ آپریشن اس بات کا ثبوت ہے کہ جب ہماری افواج مل کر کام کرتی ہیں تو اُن کی اجتماعی قوت کتنی بڑھ جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہماری نگرانی اور حفاظتی معیارات مختلف رہیں گے تو مشکل وقت میں الجھن پیدا ہوگی اور فیصلے لینے کی رفتار سست پڑ جائے گی۔ انہوں نے کہا، ”ایک چھوٹی تکنیکی خرابی بھی بڑا اثر پیدا کر سکتی ہے۔ مگر جب معیارات یکساں ہوں گے تو ہمارا تال میل بھی ٹھیک رہے گا اور ہمارے سپاہیوں کا اعتماد بھی بڑھے گا۔“ انضمام کے چیلنجز کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کے لیے مسلسل رابطہ اور مکالمہ ضروری ہے۔ ”یعنی، مستقل بات چیت، غور و خوض اور ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش ہمیں جاری رکھنی ہوگی۔ ہر فوج کو یہ محسوس ہونا چاہیے کہ دوسرا فریق ان کے حالات اور مشکلات کو سمجھ رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، ہر فوج کو ایک دوسرے کی روایات اور وراثت کا احترام بھی برقرار رکھنا ہوگا۔“ انہوں نے کہا، ”ہمیں یہ عہد کرنا ہوگا کہ ہم پرانی روایات کو توڑیں گے۔ ہم ایک ساتھ، انضمام کی طرف بڑھیں گے۔

# تشدد اور خوف کی سیاست بند ہونی چاہیے: کانگریس

نئی دہلی، 30 ستمبر (یو این آئی) کانگریس پارٹی نے کہا ہے کہ لداخ میں تشدد کے دوران چار لوگوں کی موت ایک سنگین معاملہ ہے اور وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی حکومت کو بات چیت کا راستہ اختیار کرتے ہوئے امن کی بحالی کے لئے کوششیں کرنی چاہئے۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور پارٹی کے سابق صدر راہل گاندھی نے سوشل میڈیا ایکس پر کہا کہ مکمل ریاست کا درجہ دینے کا مطالبہ کر رہے لداخ میں تشدد کے دوران فائرنگ سے چار لوگوں کی موت ایک بہت سنگین مسئلہ ہے۔ اس سے بھی زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ کارگل جنگ میں حصہ لینے والے اور ملک کے مختلف حصوں میں ہندوستانی فوج کے بہادر سپاہی کے طور پر خدمات انجام دینے والے ایک سابق فوجی کی اس واقعے میں جان چلی گئی۔ ان کے والد بھی ایک فوجی تھے اور سابق فوجی والد اپنے بیٹے کی موت کی خبر سے شدید غمزدہ ہیں۔ تشدد میں سابق فوجی کی موت کی خبر پر مسٹر کھڑگے نے کہا، لداخ کا غم پوری قوم کا غم ہے۔ شہید تسیوانگ تھرچن نے کارگل جنگ میں مادر ہند کے لیے اپنا فرض ادا کیا، اس کے بدلے میں انہیں کیا ملا؟ لداخ میں مودی حکومت کی گولی۔ باپ اور بیٹا دونوں فوج میں تھے۔ گلوان میں جب ہمارے 20 بہادر جوانوں نے ایل اے سی پر ملک کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا تھا، اس وقت خود مسٹر مودی نے چین کو کلین چٹ تھمائی تھی۔ اس وقت انہیں ہمارے جانبازوں کی بہادری کی یاد نہیں آئی، تو اب کیا خاک آئے گی۔ جو چین کو کلین چٹ دے سکتے ہیں، وہ ہمارے تسیوانگ تھرچن جیسے بہادر جوانوں کی شہادت کا احترام کیا کریں گے۔ یہی ہے بی جے پی کی کھوکھلی قوم پرستی ہے۔ مسٹر گاندھی نے لداخ میں احتجاج کے دوران تشدد کے واقعات کی عدالتی تحقیقات اور قصورواروں کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے مسٹر مودی پر لداخ کے لوگوں کو دھوکہ دینے کا الزام لگایا اور کہا کہ اپنے حقوق مانگنے والوں کو تشدد سے ڈرانے کی بجائے ان سے بات چیت کرنی چاہئے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے لداخ کے ایک سابق فوجی کے درد و کرب کا ویڈیو بھی جاری کیا، جس نے ملک کے مختلف حصوں میں خدمات انجام دیں اور جس کا بیٹا لداخ میں فائرنگ کے ایک واقعے میں مارا گیا۔

# راہل گاندھی کو گولی مارنے کی دھمکی پر چھتیس گڑھ کانگریس برہم

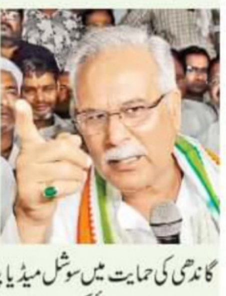

رائے پور، 30 ستمبر (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے سابق وزیر اعلی بھوپیش بگھیل نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ترجمان پنٹو مہادیو کی طرف سے اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کو گولی مارنے کی دھمکی کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ واقعہ بی جے پی کے ’گوڈسے وادی کردار‘ کو بے نقاب کرتا ہے اور بی جے پی ایسے عناصر کے خلاف کارروائی کرنے کے بجائے انہیں کھلے عام تحفظ فراہم کر رہی ہے۔ کیرالہ بی جے پی کے ترجمان مہادیو نے ایک لائیو ڈبیٹ میں مبینہ طور پر ’گولی مار دی جائے گی‘ کا بیان دیا تھا، جس پر ریاست میں کانگریس کارکنوں میں شدید غصہ پایا گیا۔ ریاست کے سرکردہ رہنماؤں نے مسٹر گاندھی کی حمایت میں سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر پوسٹ کر کے بی جے پی کے اعلیٰ رہنماؤں سے ترجمان کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ کانگریس کمیونیکیشن کمیٹی کے سربراہ اور چیف ترجمان سشیل آنند شکلا نے کہا کہ کیرالہ بی جے پی کے ترجمان مہادیو کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کے لیے منگل کے روز تمام 33 اضلاع کے تھانوں میں درخواست جمع کرائی جائیں گی۔ دریں اثنا، سابق وزیر اعلیٰ بھوپیش بگھیل نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے لکھا کہ گاندھی بننے میں پوری زندگی لگتی ہے، جب کہ گوڈسے بننے کے لئے ایک لمحے کی بزدلی کافی ہے۔ گاندھی ایک خیال ہے اور گاندھی کا راستہ ایک ادارہ ہے۔ کوئی بھی شخص جو گاندھی کے راستے پر چلتا ہے اسے کبھی ختم نہیں کیا جا سکتا۔ پورا ملک راہل گاندھی کے ساتھ کھڑا ہے۔

# ہندی سمیت ہندوستان کی تمام زبانیں ہماری مشترکہ تہذیب وثقافت کی پہچان ہیں: ڈاکٹر شمس اقبال

نئی دہلی، 30 ستمبر (یو این آئی) زبانیں صرف اظہار کا ذریعہ نہیں ہوتیں بلکہ دلوں کو جوڑنے اور رشتوں کو مضبوط کرنے کا اہم فریضہ بھی انجام دیتی ہیں۔ ہندی سمیت ہندوستان کی تمام زبانیں ہماری مشترکہ تہذیب وثقافت کی پہچان ہیں اور ان سب کا تحفظ اور فروغ ہماری ذمے داری ہے ان خیالات کا اظہار این سی پی یو ایل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شمس اقبال نے ہندی زبان میں مسابقہ مضمون نگاری کی انعامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ خیال رہے کہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے صدر دفتر میں ہندی پکھواڑا کی مناسبت سے 23 ستمبر 2025 کو ہندی زبان میں مسابقہ مضمون نگاری کا انعقاد کیا گیا تھا، جس میں کونسل کے مختلف شعبوں سے 12 ملازمین نے حصہ لیا۔ آج اس مقابلے کے نتائج کا اعلان کیا گیا، جس میں پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والوں کے علاوہ

دوشر کا کو تشجیعی انعامات سے بھی نوازا گیا۔ تشجیعی انعام کی شکل میں فیضان الحق اور منیت کمار کو پانچ سو روپے نقد اور توصیفی اسناد دی گئیں، جبکہ پرتیک نے پہلی، شمیم عالم نے دوسری اور دشینت پنڈت نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ تینوں کو بالترتیب تین ہزار، دو ہزار اور ایک ہزار روپے کے ساتھ توصیفی اسناد سے بھی نوازا گیا۔ اس موقع پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبہ ہندی کے پروفیسر رحمن مصور نے ہندی زبان کی قانونی حیثیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دستور نے 1949 میں ہندی کو راج بھاشا کے طور پر اپنایا تھا۔ انھوں نے راج بھاشا اور راشٹر بھاشا کے فرق پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہندی کو مشکل زبان سمجھنا محض غلط فہمی ہے، اسے سیکھنا اور بولنا نہایت آسان ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ زبانوں کو زندہ رکھنا ضروری ہے کیوں کہ ان کے ذریعے ہم اپنی ثقافت وروایت سے جڑتے ہیں۔ تقریب میں ہندی مترجم نوشاد احمد نے مہمانوں کا استقبال کیا اور ڈاکٹر شمع کوثر یزدانی (اسسٹنٹ ڈائریکٹر، اکیڈمک) کے اظہار تشکر کے ساتھ تقریب کا اختتام عمل میں آیا۔ اس موقعے پر قومی اردو کونسل کی گورننگ کونسل کے رکن محمد عبدالستار، ڈاکٹر سید ظفر اسلم، ڈاکٹر منور حسن کمال، ڈاکٹر نسیم احمد نسیم اور کونسل کا تمام عملہ موجود رہا۔

# لیہہ: کرفیو میں سات گھنٹے کی نرمی، انٹرنیٹ خدمات بدستور معطل

لیہہ، 30 ستمبر (یو این آئی) لیہہ میں گزشتہ ہفتے پرتشدد جھڑپوں کے بعد منگل کے روز کرفیو میں سات گھنٹے کی ڈھیل دی گئی، جس کے دوران بازاروں میں آہستہ آہستہ رونق لوٹتی نظر آئی اور لوگوں کو کچھ راحت ملی۔ یہ نرمی صبح دس بجے سے سہ پہر پانچ بجے تک دی گئی، جس کے دوران لازمی اشیاء کی دکانیں کھلنے کی اجازت ہے۔ حکام کے مطابق پیر کو بھی شام چار بجے سے دو گھنٹے کے لیے کرفیو ہٹایا گیا تھا تاکہ 24 ستمبر کو جھڑپوں میں جاں بحق چار افراد کی آخری رسومات کے بعد ماحول کو معمول پر لایا جا سکے۔ جاں بحق افراد میں ایک ریٹائرڈ فوجی اہلکار بھی شامل تھا۔ پولیس کے ایک سینئر افسر نے بتایا کہ گزشتہ بدھ کے تشدد کے بعد سے کوئی بڑا ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حساس علاقوں میں پولیس اور نیم فوجی دستے بڑی تعداد میں عینات ہیں اور حالات پر سخت نگرانی رکھی جا رہی ہے۔ کرفیو میں مزید نرمی کا فیصلہ حالات کو دیکھ کر کیا جائے گا۔ سرکاری ترجمان کے مطابق کرفیو میں دی گئی نرمی کے دوران کریانہ، سبزی، ہارڈویئر اور ضروری خدمات فراہم کرنے والی دکانوں کو کھولنے کی اجازت دی گئی۔ اس سے قبل ہفتے کو پہلی مرتبہ دو دو گھنٹے کے لیے الگ الگ علاقوں میں نرمی دی گئی تھی۔ اس دوران لیہہ شہر میں انٹرنیٹ خدمات بدستور معطل ہیں، جبکہ پانچ یا اس سے زیادہ افراد کے جمع ہونے پر پابندی ابھی بھی پورے لداخ میں نافذ ہے۔

# ہریانہ کے بعد کانگریس راجستھان، گوا میں بدلے گی ریاستی صدر، او بی سی لیڈروں کو موقع مل سکتا ہے

نئی دہلی، 30 ستمبر (یو این آئی) ہریانہ میں پارٹی کا ریاستی صدر بدلنے کے بعد کانگریس پارٹی اب دو اور ریاستوں، راجستھان اور گوا میں صدر کی تبدیلی کر سکتی ہے اور اس میں دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کی قیادت کو موقع دیا جا سکتا ہے۔ پارٹی نے حال ہی میں ہریانہ پردیش صدر کا عہدہ سینئر رہنما راؤ نریندر سنگھ کو سونپا ہے۔ اس کے علاوہ پارٹی نے سابق وزیر اعلیٰ بھوپندر سنگھ ہڈا کو ہریانہ کانگریس قانون ساز پارٹی کا لیڈر مقرر کیا ہے۔ اب پارٹی راجستھان اور گوا میں نئے ریاستی صدور کے تقرر پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ راجستھان میں ریاستی صدر کے لیے جن ناموں پر بحث ہو رہی ہے ان میں چھتیس گڑھ کے کانگریس انچارج جنرل سکریٹری سچن پائلٹ، مدھیہ پردیش کے انچارج ہریش چودھری اور اشوک گہلوت حکومت میں وزیر رہ چکے۔

# سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل ہی معاشرے میں امن، عدل اور یکجہتی کا ذریعہ بن سکتا ہے: مولانا ولی اللہ سعیدی فلاحی

پونے: 28 ستمبر 2025 جماعت اسلامی ہند، پونے سٹی کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان سیرت النبی ﷺ کانفرنس پارگے لانس، کونڈھوا میں منعقد ہوئی، جس میں ہزاروں افراد نے آن لائن بھی شرکت کی۔ یہ پروگرام شہر کے سب سے بڑے اسلامی اجتماعات میں سے ایک قرار پایا۔ پروگرام کا آغاز جماعت اسلامی ہند پونے سٹی کے ناظم تجمل احمد خان کے تعارفی کلمات سے ہوا۔ انہوں نے جماعت کے وژن اور سرگرمیوں کا تعارف کراتے ہوئے خواتین ونگ، اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن اور گرلز اسلامک آرگنائزیشن کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا، جن کی محنت سے یہ پروگرام کامیاب ہوا۔ اہم بیانات میں نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ سے موجودہ دور کے لیے رہنمائی کے پہلو اجاگر کیے گئے۔ مولانا الیاس خان فلاحی، امیر حلقہ جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر، نے موضوع ”سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں خاندانی نظام اور سماجی اصلاح“ پر خطاب کیا اور عدل، رحمت اور عزتِ نفس کو خاندانی وسماجی زندگی کے بنیادی اصول قرار دیا۔ مولانا ولی اللہ سعیدی فلاحی، نائب امیر جماعت اسلامی ہند، نے موضوع ”عصرِ حاضر میں سیرت سے رہنمائی“ پر تفصیلی بیان پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی زندگی پوری انسانیت کے لیے ہدایت اور رحمت کا پیغام ہے۔ آپ ﷺ کی حقیقی محبت وقت، مال اور ضرورت پڑنے پر جان کی قربانی کا تقاضا کرتی ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ رسول اکرم ﷺ نے ظلم و جبر کے خلاف آواز بلند کی اور عورتوں کو عزت و وقار عطا کیا۔ آج کے حالات میں صبر، محبت اور اعلیٰ اخلاقی کردار کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ سیرت نبوی ﷺ پر عمل ہی معاشرے میں امن، عدل اور یکجہتی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ کانفرنس کے موقع پر اسلامک بک اسٹور، پی ایس ایف، رفاہ چیمبر آف کامرس، ایس آئی او اور جی آئی او کے اسٹالز بھی لگائے گئے جن میں ایمان، تعلیم اور سماجی ترقی سے متعلق کتب و وسائل پیش کیے گئے۔ اس جلسے کے کوآرڈینیٹر پروفیسر سید جاوید، نے ہدیہ تشکر پیش کیا، اور امیر مقامی کونڈوا، امتیاز شیخ نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ اجتماع کا اختتام مولانا الیاس فلاحی کی دعا پر ہوا۔ آخر میں شرکاء نے عہد کیا کہ سیرت النبی ﷺ کو انفرادی اور اجتماعی زندگی میں رہنما اصول کے طور پر اپنائیں گے۔ منتظمین کے مطابق یہ شاندار کامیابی اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ مسلمان موجودہ مسائل کا حل نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

# ریاست مہاراشٹر کے محکمہ اعلیٰ اور تکنیکی تعلیم کے ذریعہ مولانا آزاد کالج کو پہلا انعام

پونہ: (محمد جاوید مولا) 29 ستمبر 2025 بروز کو پیر۔ مولانا آزاد کالج چھترپتی سمبھاجی نگر کے ”گرین کلب“ کو ریاست مہاراشٹر کے محکمہ اعلیٰ اور تکنیکی تعلیم کے ذریعہ تنتر شاستر ودیاپیٹھ شیواجی نگر، پونے میں منعقدہ ایک پروگرام میں بہترین ”گرین کلب“ کا ایوارڈ دیا گیا۔ یہ ایوارڈ مولانا آزاد کالج کے پرنسپل ڈاکٹر مظہر احمد فاروقی کو ریاست مہاراشٹر کے اعلیٰ اور تکنیکی تعلیم کے وزیر چندرکانت دادا پاٹل کی موجودگی میں اعلیٰ اور تکنیکی تعلیم کے ڈائریکٹر ڈاکٹر شیلیندر دیولنکر، یونیسیف کے یوسف کبیر، ڈائریکٹر ٹیکنیکل ایجوکیشن، مہاراشٹرا اسٹیٹ، ڈاکٹر ونود موہتکر، اور یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی کے وائس چانسلر، پروفیسر بھیرود کے بدست پیش کیا گیا۔ یونیسیف اور حکومت مہاراشٹر کے ذریعہ ریاست بھر میں کالجوں کے مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں محکمہ کے کل 360 کالجوں نے حصہ لیا۔ جس میں مولانا آزاد کالج نے کامرس کے جناب اشفاق شیخ کی رہنمائی میں گرین کلب مختلف سرگرمیاں انجام دے رہا ہے، جس میں N.S.S. پروگرام کے ذریعے سرگرمیاں، درخت لگان ا، بارش کے پانی کی ذخیرہ اندوزی، پلاسٹک کا استعمال روکنا، نل کے پانی کے رساؤ کو روکنا اور پانی کی بچت شامل ہیں۔ حکومت مہاراشٹر کے آزاد کالج برائے سبز مہاراشٹر اور ماحولیاتی تحفظ کا نوٹس لیتے ہوئے حکومت مہاراشٹر نے آج کالج کو کی گئی ہے اور 120 پرجاتیوں کے 1100 درختوں کو ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، کالج کی طرف سے رسول پورہ میں باقاعدہ درخت لگائے جا رہے ہیں۔ ایک مشکل گاؤں جسے کالج نے اپنایا۔ مولانا

# نوراتری اَشتمی پر ٹورینٹ پاور کی منفرد پہل بھیونڈی میں شروع ہوا آل- ویمن کسٹمر کیئر سینٹر

بھیونڈی (شارف انصاری):- نوراتری کی اَشتمی کے موقع پر جب ملک بھر میں دیوی طاقت کی پوجا کی جا رہی ہے، اسی دوران بھیونڈی میں ٹورینٹ پاور نے خواتین کو بااختیار بنانے کی سمت میں ایک منفرد قدم اٹھایا ہے۔ کمپنی نے اپنے پٹیل کسٹمر کیئر سینٹر (انجور پھاٹا) کو مکمل طور پر آل- ویمن کسٹمر کیئر سینٹر میں تبدیل کر دیا ہے۔ اب اس مرکز کا انتظام اور دیکھ بھال فرنٹ ڈیسک سے لے کر معاون عملے اور سیکیورٹی عملے تک تمام ذمہ داریاں صرف خواتین کارکنان کے ذریعے انجام دی جائیں گی۔ نوراتری کو ماں درگا اور ماں کالی جیسی دیویوں کی پوجا کا تہوار سمجھا جاتا ہے۔ یہ تہوار خواتین کی طاقت کے احترام جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ خواتین ہمارے ادارے کا لازمی حصہ ہیں اور مختلف شعبوں میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ نوراتری اَشتمی، جو میں ٹورینٹ پاور پہلے سے ہی صارفین کو جدید اور قابلِ اعتماد خدمات فراہم کرنے میں پیش پیش ہے۔ کمپنی یہاں 5 کسٹمر کیئر سینٹرز، 24x7 ٹول میں معیار اور بہترین کارکردگی لا سکتی ہے۔ بھیونڈی کے شہریوں اور صارفین نے اس اقدام کا کھلے دل سے خیر مقدم کیا ہے۔ مقامی صارفین کا کہنا ہے کہ

# ایشور اللہ تیرو نام۔۔۔

فہیم اختر۔لندن
fahimakhteruk@yahoo.co.uk
www.fahimakhteruk.com

مہاتما گاندھی ایک ہندوستانی سیاسی اور روحانی رہنما تھے۔ جنہوں نے برطانوی راج کے خلاف آزادی کی تحریک کی قیادت کی۔ ان کا فلسفہ اہنسا (عدم تشدد) پر مبنی تھا۔ انہوں نے ستیہ گرہ (سچائی کی قوت) اور عدم تشدد کے ذریعے استحصال اور سامراجیت کے خلاف عوام کو متحرک کیا۔ کہتے ہیں گاندھی جی کو بھجن اور موسیقی کا کافی شوق تھا۔ گاندھی جی کا ایک بھجن جو مقبول ہوا وہ " رگھوپتی راگھو راجہ رام" تھا جو دراصل میں سری لکشمنا اچاریہ نے لکھا تھا۔ گانے کے بول گاندھی جی کو اتنے پسند آئے کہ انہوں نے اس کو اپنے ہی گیت کے ورژن کے لیے تبدیل کر لیا تھا۔ یہ ترمیم شدہ ورژن 1930 کے ڈنڈی مارچ کے دوران گاندھی جی اور ان کے ساتھیوں نے نعرے کے طور پر استعمال کیا تھا۔ اس ورژن کو بالی ووڈ کی کئی فلموں میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔ گاندھی جی کی نظم میں اس وقت ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے" ایشور اللہ تیرو نام، سب کو سنمتی دے بھگوان" جیسی لائنیں شامل کی گئیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کے تمام نام ایک ہی اعلیٰ ہستی کا حوالہ دیتے ہیں، بشمول ایشور اور اللہ۔ 2/ اکتوبر کو پوری دنیا گاندھی جینتی مناتی ہے۔ دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں جہاں ہندوستانی اور گاندھی نواز بسے ہیں، اس تقریب کو بڑے عزت و احترام سے مناتے ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا بھر میں موجود ہندوستانی سفارت خانے میں خاص پروگرام کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جہاں سیاستداں، سفارتکار، ماہرِ تعلیم اور عام لوگ شرکت کرتے ہیں اور گاندھی جی کے پیغامات پر عمل کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ گاندھی جی کا لندن سے قریبی رشتہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ گاندھی جی کئی بار لندن تشریف لائے۔ 29 ستمبر 1888 میں گاندھی جی سب سے پہلے لندن تعلیم حاصل کرنے کے لیے آئے تھے۔ لندن پہنچتے ہی سب سے پہلے گاندھی جی نے وکٹوریہ ہوٹل میں کچھ دن گزارا۔ اس کے بعد لندن سے قریب ہی رچمنڈ علاقے میں کچھ عرصے تک قیام کیا اور پھر ویسٹ کینجنگٹن میں کرایے کے ایک کمرے میں رہنا شروع کر دیا۔ شروع میں گاندھی جی نے ’انگلش جینٹلمین‘ کے طور پر زندگی گزارنی شروع کی لیکن بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے انہیں اپنے زیادہ تر نئے انگریزی شوق کو چھوڑنا پڑا۔ قانون کی تعلیم کے ساتھ ساتھ انہوں نے 1890 میں یونیورسٹی آف لندن سے میٹرک کا امتحان بھی پاس کیا۔ اس غریب پرور، ایشور اور اللہ پر یقین رکھنے والے ایک معمولی انسان، جس کی انسان دوستی اور عدم تشدد کے اعزاز میں ان کا مجسمہ لندن کی تاریخی پارلیمنٹ اسکوائر میں لگایا گیا ہے۔ جو پیلس آف ویسٹ منسٹر کے بالکل قریب ہے۔ 14 مارچ 2015 کو لندن میں گاندھی جی کے مجسمے کی نقاب کشائی کی گئی تھی۔ گاندھی جی کے مجسمے کی نقاب کشائی کا ایک خاص مقصد جنوبی افریقہ سے ہندوستان واپسی کی سو سالہ تقریب تھی۔ یہاں میں یہ بھی یاد دلاتا چلوں کہ جنوبی افریقہ میں گاندھی جی کو نسلی بھید بھاؤ کے خلاف تحریک چلانے اور ہندوستانیوں کے حقوق کے لیے آواز بلند کرنے کی جرم میں متعدد بار جیل بھی جانا پڑا تھا۔ برطانیہ کے دو معروف وزیر اعظم بنجامن ڈیسرائیلی اور ونسٹن چرچل کا مجسمہ بھی یہیں لگا ہوا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ گاندھی جی کے مجسمے کو ونسٹن چرچل کے مجسمے سے بالکل قریب لگایا گیا ہے جو کہ کئی معنوں میں اہمیت کا حامل ہے۔ دی گاندھی اسٹیچو میموریل ٹرسٹ کی گزارش پر گاندھی جی کا مجسمہ دیگر مجسموں کے مقابلے اونچائی پر ہو

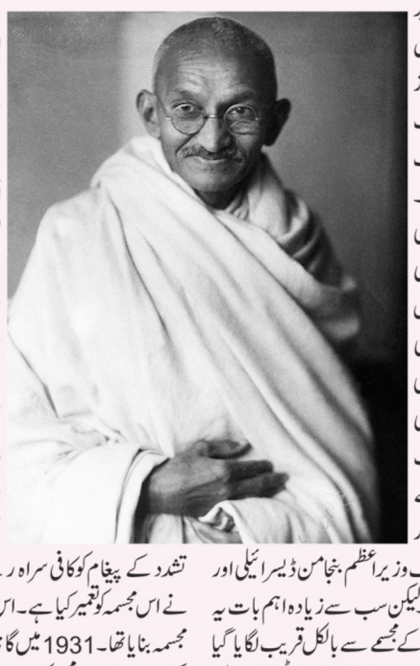

نے کے باوجود سب میں چھوٹا بنایا گیا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ گاندھی جی اپنے آپ کو عام لوگوں کی طرح سمجھتے تھے۔ 1930 میں اُس وقت کے وزیر اعظم ونسٹن چرچل نے انا سے بھرپور ایک بات گاندھی جی کے متعلق کہی تھی کہ" گاندھی ایک معمولی سا وکیل جو کہ آدھے کپڑوں میں ملبوس بالکل فقیر دکھتا ہے"۔ سوانح نگار کے مطابق چرچل نے ایک بار گاندھی جی کے متعلق یہ بھی کہا تھا کہ " گاندھی کو ایک بڑے ہاتھی سے روند ڈالنا چاہیے"۔ یہ بات چرچل نے گاندھی جی کی سول نافرمانی تحریک کے حوالے سے کہی تھی جو انگریزی حکومت کے خلاف چلا رہے تھے۔ اس کے برعکس اب برطانیہ میں گاندھی جی کو نہایت عزت و احترام سے دیکھا جاتا ہے۔ اب یہاں کے عام لوگ برطانیہ کی نوآبادیاتی تاریخ پر فخر نہ کر کے گاندھی جی کی سول نافرمانی تحریک اور عدم تشدد کے پیغام کو کافی سراہ رہے ہیں۔ معروف انگریز مصوّر فلپ جیکسن نے اس مجسمہ کو تعمیر کیا ہے۔ اس سے پہلے فلپ جیکسن نے ملکہ کی ماں کا بھی مجسمہ بنایا تھا۔ 1931 میں گاندھی جی کے لندن دورے کی ایک تصویر دیکھ کر مصور نے اس مجسمے کو بنایا ہے۔ یہ نو فٹ لمبا اور اس میں تین چوتھائی ٹن کانسے کا استعمال کیا گیا ہے۔ گاندھی جی پہلے ہندوستانی ہیں جن کا مجسمہ پارلیمنٹ اسکوائر میں لگایا گیا ہے۔ گاندھی جی کی واحد ایسی شخصیت ہیں جنہوں نے کوئی سیاسی یا سرکاری عہدہ قبول نہیں کیا تھا۔ اس پروجیکٹ پر ایک ملین پونڈ سے زیادہ کا خرچ آیا تھا۔ اس مجسمے کو بنانے کے لیے چھ مہینے سے کم عرصے میں رقم اکٹھا کی گئی تھی۔ اس کے لیے بیشتر عطیات برطانیہ اور ہندوستان کے لوگوں نے دیا ہے۔ دی گاندھی اسٹیچو میموریل ٹرسٹ کے چیئر لارڈ میگھناد ڈیسائی ہیں۔ جنہوں نے اس مجسمہ کی تعمیر کے لیے ایک ملین پونڈ جمع کیا تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ رقم لگ بھگ چھ مہینے میں عطیات کے ذریعہ جمع کی گئی تھی۔ جس میں ہندوستانی صنعت کار لکشمی متّل کا نام قابلِ ذکر ہے، جنہوں نے اس پروجیکٹ کے لیے ایک لاکھ پونڈ کا عطیہ دیا تھا۔ 1931 میں گاندھی جی جب دوبارہ لندن آئے تو وہ لندن کے غربت زدہ مشرقی علاقے میں ٹھہرنے کو ترجیح دی۔ اس دوران ان سے معروف اداکار چارلی چیپلین نے بھی ملاقات کی تھی۔ اس کے بعد گاندھی جی لنکاشائر تشریف لے گیے جہاں انگریز مزدور اپنی حقوق کے لیے جدوجہد کر رہے تھے۔ کاٹن مل کے احتجاجی مزدوروں نے گاندھی جی سے ملاقات کی۔ گاندھی جی نے انگریز مزدوروں کو خاموش کراتے ہوئے کہا کہ ’اب خاموشی سے کچھ لمحے کے لئے میری بات سنیے، مجھے پتہ ہے کہ چند مہینے سے انگلینڈ میں 30 لاکھ لوگوں کوئی کام نہیں ہے اور آپ کو کھانے پینے کے لئے صرف روٹی دستیاب ہے۔ ہندوستان میں ہر سال چھ مہینے، 30 کروڑ لوگ بیروزگار رہتے ہیں اور کئی دنوں تک انہیں کھانا نصیب نہیں ہوتا ہے‘۔ گاندھی جی کی بات کو سن کر انگریز مزدور ان کے شیدائی ہو گئے۔ گاندھی جی کی سادگی اور امن پسندی کے خلاف زہر اگلنے والوں میں کٹر ہندو پرست بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیڈروں کے علاوہ آر ایس ایس کا نام بھی سرِ فہرست ہیں، جنہوں نے پچھلے عام چناؤ میں جیت حاصل کی تھی۔ اس جیت سے ان کٹر پسند ہندو لیڈروں کا حوصلہ کافی بلند ہے۔ یہی لوگ گاندھی جی کی زندگی اور ان کی تحریک پر الزام لگا رہے ہیں اور ان پر کیچڑ بھی اچھال رہے ہیں۔ ان لوگوں نے گاندھی جی پر یہ الزام بھی لگایا ہے کہ گاندھی جی نے ہندوؤں کے ساتھ دھوکہ کیا ہے اور مسلمانوں کے ہمدرد تھے۔ اس کے علاوہ گاندھی جی پر یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ ان کی وجہ سے ہندوستان کا بٹوارہ ہوا تھا۔ یقینا کٹر پسند ہندو ناتھورام گوڈسے کا بھی یہی یقین تھا جس نے جنوری 1948 میں گاندھی جی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ اب تو بدقسمتی سے گوڈسے کے ناپاک قدم کو صحیح مانا جا رہا ہے اور اس واقعہ کی نظرثانی بھی کی جا رہی ہے۔ یہی نہیں بلکہ حال ہی میں گاندھی جی کے برسی کے موقعہ پر کٹر پسند ہندوؤں نے ناتھورام گوڈسے کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے اس قاتل کے اعزاز میں ایک مندر کی تعمیر بھی کر ڈالی ہے۔ جس سے امن پسند ہندوستانیوں کا سر شرم سے جھکا ہی نہیں بلکہ گاندھی جی کو چاہنے والے کروڑوں لوگوں کے جذبات کو بھی سخت ٹھیس پہونچی ہے۔ یہ سچ ہے کہ کئی دہائیوں سے ہندوستان میں اسکولی بچوں کو گاندھی جی کے بارے میں ’قوم کا باپو‘ ہونے کا درس دیا جا رہا ہے۔ یہی نہیں بلکہ ہندوستان میں گاندھی جی کی شکل کرنسی سے لے کر سرکاری عمارتوں پر دکھتی ہے جو کہ ایک قومی جذبہ کی عمدہ مثال ہے۔ لیکن اب ہندوستان میں یہ رویہ تیزی سے بدل رہا ہے۔ اس کی ایک وجہ جہاں ہندوستان کی ہائی ٹیک مارکیٹ، صنعتی اور شہروں کی ترقی ہے۔ تو وہیں دوسری طرف ہندوستان کے گاؤں اور اس کی بد حالی سے گاندھی جی کے خواب کو دھکا ضرور پہنچا ہے۔ اب تو نئی نسل آرائش سے بھرپور سامان کا استعمال کرنا، غیر ملکوں کا سفر کرنا یا غیر ممالک میں جا کر بسنے کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ اس کی وجہ شاید ہندوستان کا فرقہ وارانہ ماحول، بدعنوانی یا مغربی ممالک کی آرائش، آن و شان یا ایک بہتر زندگی کی خواہش ہے۔ جس کی وجہ سے گاؤں کی ترقی اور گاندھی جی کے چرخے کی بُنائی اب محض ایک کہانی بن کر رہ گئی ہے۔ اس کے علاوہ جن مزید باتوں نے گاندھی جی کے خواب کو چکنا چور کیا ہے وہ ہیں سرمایہ داری نظام، ذات پات کا فرق، عدم مساوات، سیاسی بدعنوانی، مذہبی تشدد اور عام آدمی کے رویہ میں تبدیلی وغیرہ۔ آج ہمیں گاندھی جی کی عدم تشدد اور بھائی چارگی کے پیغام کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ سچائی اور عدم تشدد کے ایک مضبوط وکیل گاندھی جی نے ناانصافی اور جبر کا مقابلہ کرنے میں محبت اور عدم تشدد کی طاقت کا مظاہرہ کیا۔ گاندھی جی نے کہا کہ" کو انسانیت پر اعتماد نہیں کھونا چاہئے۔ انسانیت ایک سمندر کی مانند ہے۔ اگر سمندر کے چند قطرے گندے ہوں تو سمندر گندا نہیں ہوتا"۔ گاندھی جی انسانیت پر یقین رکھتے تھے۔ انہیں بھروسہ تھا اور یقین تھا کہ دنیا میں اچھے لوگ ہیں۔ آیئے ہم اور آپ ایک بار پھر گاندھی جی کی زندگی اور ان کے پیغامات پر عمل کرنے کا وعدہ کریں اور امن قائم کریں۔